صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز پیر مورخہ 02 مئی 2011، بمطابق 28 جمادی الاوّل 1432 ہجری سہ پہر تین بجکر پینتالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔

إِنَّ ٱللَّهَ يَأۡمُرُكُمۡ أَن تُؤَدُّواْ ٱلۡأَمَـٰنَـٰتِ إِلَىٰٓ أَهۡلِهَا وَإِذَا حَكَمۡتُم بَيۡنَ ٱلنَّاسِ أَن تَحۡكُمُواْ بِٱلۡعَدۡلِۚ إِنَّ ٱللَّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُم بِهِۦٓۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ سَمِيعَۢا بَصِيرً۬ا O يَـٰٓأَيُّہَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَطِيعُواْ ٱللَّهَ وَأَطِيعُواْ ٱلرَّسُولَ وَأُوْلِى ٱلۡأَمۡرِ مِنكُمۡۖ فَإِن تَنَـٰزَعۡتُمۡ فِى شَىۡءٍ۬ فَرُدُّوهُ إِلَى ٱللَّهِ وَٱلرَّسُولِ إِن كُنتُمۡ تُؤۡمِنُونَ بِٱللَّهِ وَٱلۡيَوۡمِ ٱلۡأَخِرِۚ ذَٲلِكَ خَيۡرٌ۬ وَأَحۡسَنُ تَأۡوِيلاً۔

(ترجمہ): بے شک تم کو اللہ تعالیٰ اس بات کا حکم دیتے ہیں کہ اہل حقوق کو ان کے حقوق پہنچادیا کرو اور یہ کہ جب لوگوں کا تصفیہ کیا کرو تو عدل سے تصفیہ کیا کرو بے شک اللہ تعالیٰ جس بات کی تم کو نصیحت کرتے ہیں وہ بات بہت اچھی ہے بلاشک اللہ تعالیٰ خوب سنتے ہیں خوب دیکھتے ہیں۔ اے ایمان والو تم اللہ کا کہنا مانو اور رسول کا کہنا مانو اور تم میں جو لوگ اہل حکومت ہیں ان کا بھی پھر اگر کسی امر میں تم باہم اختلاف کرنے لگو تو تم اس امر کو اللہ تعالیٰ اور رسول کے حوالہ کر دیا کرو اگر تم اللہ تعالیٰ پر اور یومِ قیامت پر ایمان رکھتے ہو یہ امور سب بہتر ہیں اور ان کا انجام خوشتر ہے۔ و آخرُ الدعوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: 'کوئسچنز آور' : مفتی کفایت اللہ صاحب۔ سپلیمنٹری سوال پکښے شته جی؟

مفتی کفایت اللہ: دیکښے جی سپلیمنټری دا دے جی چه دوئ عذر کړے دے چه مونږ هدایات ورکړی دی، لا جواب نه دے راغلے نو که تاسو ئے پینډنګ کړئ،

"گزارش کی جاتی ہے کہ ملاکنڈ ڈویژن کے کمشنر اور متعلقہ ضلعی رابطہ افسران کو کلی یا جزوی طور پر متاثر ہونے والے مدارس اور مساجد کی"۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Okay, this is kept pending.

مفتی کفایت اللہ: شکریہ جی۔

جناب سپیکر: جی مخکښے ، مفتی کفایت اللہ صاحب،Again سوال نمبر؟

مفتی کفایت اللہ: سوال نمبر جی 117۔

جناب سپیکر: جی۔

* 117 _ مفتی کفایت اللہ: کیاوزیر آبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ کے زیر انتظام صوبہ میں ریسٹ ہاؤسز موجود ہیں:

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو محکمہ کے زیر انتظام کتنے ریسٹ ہاؤسز کہاں کہاں موجود ہیں، گزشتہ تین سالوں کے دوران مذکورہ ریسٹ ہاؤسز کی مرمت اور تزئین وآرائش پر کتنا فنڈ خرچ کیا گیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر آبپاشی): جی ہاں۔

(ب) محکمہ ایریگیشن کے زیر انتظام سولہ عدد ریسٹ ہاؤسز موجود ہیں۔ گزشتہ تین سالوں کے دوران مذکورہ ریسٹ ہاؤسز کی مرمت اور تزئین وآرائش پر مبلغ -/4835513 رقم خرچ کی گئی ہے جسکی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ریسٹ ہاؤس کا نام	تین سالوں کا خرچہ
A	کوہاٹ ایریگیشن دویژن کوہاٹ	-
1	کوہاٹ ایریگیشن کالونی ریسٹ ہاؤس	134737
2	تاندہ ڈیم ریسٹ ہاؤس	139900
B	ورسک کینال ڈویژن پشاور	-

3	ورسک پمپ ہاؤس ریسٹ ہاؤس	-
C	پہاڑپور ایریگیشن ڈویژن ڈی آئی خان	-
4	چشمہ ریسٹ ہاؤس	1724607
D	مروت کینال ڈویژن بنوں	-
5	باران ڈیم ریسٹ ہاؤس	1724607
E	صوابی ایریگیشن ڈویژن صوابی	2616269
6	پلوڈھیری ریسٹ ہاؤس	-
7	شہباز گڑھی ریسٹ ہاؤس	-
8	حمزہ کوٹ ریسٹ ہاؤس	-
9	شیوہ ریسٹ ہاؤس	-
10	کوہاٹی ریسٹ ہاؤس	-
11	چھوٹالاہور ریسٹ ہاؤس	-
12	جلبئی ریسٹ ہاؤس	-
13	جگناتھ ریسٹ ہاؤس	-
14	طورو ریسٹ ہاؤس	-
F	سوات ایریگیشن ڈویژن سوات	
15	کالام ریسٹ ہاؤس	-
G	ہزارہ ایریگیشن ڈویژن ایبٹ آباد	
16	ایریگیشن کالونی ریسٹ ہاؤس	120000
	ٹوٹل	4835513/-

Mr. Speaker: Any supplementary?

مفتی کفایت اللہ: نہیں۔

Mr. Speaker: Thank you. Again, Mufti Kifayatullah Sahib.

حافظ اختر علی: سپلیمنٹری جی۔

جناب سپیکر: ستاسو پکښې شته؟

حافظ اختر علی: او جی۔

جناب سپیکر: جی حافظ اختر علی صاحب۔

حافظ اختر علی: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ زما منسٹر صاحب نه یو سوال دے که لږ مونږ ته وضاحت اوکړی۔ دوئ د ریسٹ هاؤسز دا تفصیل ورکړے دے نو زما د معلوماتو مطابق په دیکښے اماندره ریسٹ هاؤس، ملاکنډ زیم ریسٹ هاؤس، چارسده خویشګی ریسٹ هاؤس نوشهره، دا شان نور غالباً د دے تذکره نشته، چه دا ولے نشته او د هغے مجموعی اخراجات څه دی؟

جناب سپیکر: جی، آنریبل منسٹر اریگیشن پلیز۔ ایک گزارش ہے تمام معزز اراکین سے کہ آج چونکہ لیجسلیشن بہت زیادہ ہے تو کوشش کریں، اختصار سے کام لے لیں تاکہ ہمیں ٹائم بچ جائے اور۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میرا ابھی اس میں سپلیمنٹری ہے۔

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں جی، یہ چودہ ریسٹ ہاؤسز ہیں، تقریباً آٹھ ریسٹ ہاؤسز ہیں صوابی اریگیشن ڈویژن میں، تو ان سب آٹھ ریسٹ ہاؤسز پر ریسٹ ہاؤسز کے تو نام لکھے ہیں لیکن ان پر خرچے کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

Mr. Speaker: Ji honourable Minister for Irrigation, please.

جناب پرویز خٹک (وزیر آبپاشی): جناب سپیکر، یہ تو جو ریسٹ ہاؤسز پر خرچے ہوتے ہیں یا ایم اینڈ آر ہوتا ہے یا مرمت کا کام، تو جہاں جہاں کام ہوا، اس کی ڈیٹیل آئی ہے اور جو ایکسیئن اپنے ریسٹ ہاؤسز کی ڈیٹیلز بھیجے گا، پی سی ون بھیجے گا، ہم بالکل کام کرینگے اس میں، یہ تو وہ ہیں جو اخراجات ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: تاسو خو مطمئن شوی یئ کنه، بیا پکښے څه چل او شو، بشیر خان درته غوږ کښے څه اوو ئیل؟

مفتی کفایت اللہ: زه جی دے وزیر صاحب نه مطمئن یمه جی۔

جناب سپیکر: چه سوال پرے اوکړه؟ (قہقہہ)

مفتی کفایت اللہ: دا وزیر صاحب ډیر ښه وضع دار سړے دے جی او مونږ چه کله سوال کوؤ نو بیا جی لږ شرمیږو جی، د مخ نه ئے هم شرمیږو جی۔ زما خو مطلب دا وو چه دوئ به ماته د ایم اینډ آر هغه ټهیکیداران او بنائی نو زه به هغے کښے د دوئ غلا معلومه کړم (قہقہہ) نو دوئ پټ کړی دی جی نو زه ئے هم پټوؤمه جی۔

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر صاحب! د ایم اینڈ آر د ٹھیکیدارانو لسټ د رنه غواړی خو دا بیا فریش کوئسچن دے۔ دیکښے شته، غوښتے ئے دے ؟

وزیر آبپاشی: نه۔

مفتی کفایت اللہ: دیکښے نشته جی۔

وزیر آبپاشی: دیکښے تاسو نه دے غوښتے۔

جناب سپیکر: نه بس دا فریش کوئسچن شو، بیائے اوغواړئ جی۔ حافظ اختر علی صاحب! ستاسو جواب ملاؤ شو ؟

حافظ اختر علی: نه جی، ماته جواب نه دے ملاؤ شوے۔

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر صاحب! سپلیمنټری۔

جناب سپیکر: ښه جی۔ محمد علی خان! ستاسو سوال څه دے جی ؟

جناب محمد علی خان: زیم ریسټ هاؤس، د دے ذکر نشته دے جواب کښے جی او زیم ډیر لوئے ریسټ هاؤس دے او د پراونشنل گورنمنټ پیسے پرے لگیدلی دی ډیرے زیاتے خو اوس د هغے باره کښے دوئ څه وائی ؟

جناب سپیکر: هغه به چا این جی او لگولی وی، خیرات به چا راوړے وی که نه وزیر صاحب ؟

جناب محمد علی خان: مخکښے نه جی، تیر دور کښے۔

جناب سپیکر: آنریبل منسٹر صاحب۔

وزیر آبپاشی: چه کوم سوال وو چه دا کوم کوم ځائے کښے پیسه خرچ شوے ده، مرمت ئے شوے وی، هغه ډیټیل راغلے دے او که د دوئ په نظر کښے دا سے ریسټ هاؤس وی هغه۔۔۔۔

جناب سپیکر: دوئ وائی چه زیم ریسټ هاؤس کښے ښه ډیر کار شوے دے خو دوئ نه دے لیکلے، هغه د کوم مد نه لگیدلی دی ؟

وزیر آبپاشی: مونږ نه خوئے نه دی اغستی، که چرته بل طرف نه راغلی وی نو۔

جناب سپیکر: چا خیراتی کار پکښے کړے دے، دا جمات دے که څه چل دے؟ او عبدالاکبر خان! جی عبدالاکبر خان، ستاسو څه۔۔۔۔

وزیرآبپاشی: که د دوئ ریسټ هاؤس وی ما ته ئے راواستوئ۔

جناب عبدالاکبر خان: سوال کو دیکھیں جناب سپیکر، آنریبل موؤر نے پوچھا ہے اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو محکمہ کے زیر انتظام کتنے ریسٹ ہاؤسز کہاں کہاں موجود ہیں؟ یعنی سارے ریسٹ ہاؤسز کے نام مانگے گئے ہیں۔ اب ملاکنڈ ایری گیشن ڈویژن میں جو ریسٹ ہاؤسز ہیں، ان کے نام اس میں ہیں؟

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر صاحب۔

وزیرآبپاشی: اس میں نہیں ہیں جی۔

محترمہ زبیدہ احسان: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی بی بی۔ او دریږه منسټر صاحب! او دریږه۔ جی، بی بی څه وائی؟

محترمہ زبیدہ احسان: سپیکر صاحب! زما کلی کښے هم یو ریسټ هاؤس دے د ایریګیشن، هغه نن سبا داسے دے چه بالکل آثار قدیمه ښکاری او د هغے نه مرمت شوے دے او نه پکښے څه کار شوے دے، هاتهیانو کښے، ضلع مردان۔

جناب سپیکر: هاتهیانو کښے؟

محترمہ زبیدہ احسان: او جی۔

جناب سپیکر: ستاسو خو دومره غټ پټ سینیئر وزیر دے د هاتهیانو چه د هغه کلی کښ خنګه۔۔۔۔ (قہقہہ)

محترمہ زبیدہ احسان: جی زمونږ خو یو ځائے دے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سینئیر وزیر دےجی، هغه د هاتهیانو خان دے۔ جناب آنریبل پرویز خټک صاحب۔

محترمہ زبیدہ احسان: جی هغه د هغوی د کور نه ښکته دے کنه ځکه۔۔۔۔

جناب سپیکر: ټهیک شوه جی۔ آنریبل ایریګیشن منسټر صاحب، پلیز۔

وزیرآبپاشی: سپیکر صاحب! بالکل زه منمه چه دیکښے څه نومونه Miss دی نو هغه ډیټیل به انشاء الله مونږ دوئ ته Provide کړو، کیدے شی چه دغه ته ئے خیال نه

وی کړے خو Mainمقصد زمونږ وو چه اخراجات، ریسټ هاؤس خو پټیدے نه شی، لسټ به ئے مونږ تا سو ته Provide کړو۔

جناب سپیکر: دا بی بی وائی چه د هاتهیانو ریسټ هاؤس پکښے نشته۔

وزیر آبپاشی: Provideبه شی دوئ ته۔

جناب سپیکر: نه هغه وائی چه ډیر په حالت زار، بد حال دے، د هغے ایشورنس ورکړئ چه دا به ټهیک کړو کنه، دا تاسو غواړئ؟

وزیر آبپاشی: زه جی دے ټول هاؤس ته، هر یو ایم پی اے ته دا ایشورنس ورکوم چه دوئ د خپلو ایکسیئنانو سره ملاؤ شی، کوم ریسټ هاؤس کښے څه Repair پکار وی، څه کار پکار وی، هغوی د راواستوی، انشا ء الله مونږ به ټول کوؤ جی۔

جناب سپیکر: جی۔جناب مفتی کفایت اللہ صاحب،Again،سوال نمبر118۔

* 118 _ مفتی کفایت اللہ: کیاوزیر آبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آبپاشی کیلئے صوبے میں بڑی،چھوٹی نہریں اور نالے موجود ہیں اور ان پر ناجائز تجاوزات بھی کئے گئے ہیں جس سے پانی کے بہاؤ میں رکاوٹ پیدا ہو گئی ہے؛

(ب) اگر(الف)کا جواب اثبات میں ہو تو صوبے میں کتنی نہروں اور نالوں پر تجاوزات کئے گئے ہیں، ان کو ہٹانے کیلئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں اور تاحال خلاف ورزی کرنے والوں کو کس قسم کی سزا دی گئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر آبپاشی): جی ہاں، یہ درست ہے کہ آبپاشی کیلئے صوبے بھر میں پھیلی بڑی،چھوٹی نہریں اور نالے موجود ہیں ان میں کسی قسم کے ایسی تجاوزات نہیں ہیں کہ جس سے پانی کے بہاؤ میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہو،البتہ بڈھنی نالہ پشاور اور صوابی کے سیلابی نالوں میں بعض مقامات پر ناجائز تجاوزات موجود ہیں جس سے سیلابی پانی کے بہاؤ میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے جس کیلئے متعلقہ میونسپل ایڈمنسٹریشن کے ساتھ معاملہ زیر خط وکتابت ہے۔

(ب) سوال نمبر (الف) کے ضمن میں یہ وضاحت کی جاتی ہے کہ جہاں تک بڈھنی نالے کا تعلق ہے، اس میں تجاوزات ہٹانے کیلئے میونسپل ایڈمنسٹریشن کے ساتھ معاملہ زیر سیکشن 3 ریور پروٹیکشن آرڈیننس 2002 کے تحت خط وکتابت جاری ہے۔اس سلسلے میں ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن کے ساتھ مختلف

اوقات میں اجلاس کئے گئے ہیں اور مذکورہ تجاوزات کو ہٹانے کا کام جاری ہے۔ خط وکتابت اور اجلاس کی کاپیاں فراہم کی گئیں۔ مزید برآں بنوں کینال ڈویژن میں سول چینل پر تجاویزات کے سلسلے میں محکمہ آبپاشی ڈسٹرکٹ کلکٹر کے ساتھ رابطے میں ہے، نیز جہاں تک ماما خیل جدید کینال کا تعلق ہے وہاں آر ڈی 3900 پر ایک گھر غیر قانونی تعمیر ہو رہا ہے جس کے بارے میں مہتمم بنوں کینال نے تحصیل میونسپل آفیسر بنوں 'ٹی ایم او' بحوالہ چھٹی نمبر ایس ڈی او نورنگ سب ڈویژن نمبر 150/1-M مورخہ 24-03-2011 کو مذکورہ تجاوزات کو ہٹانے کا مراسلہ ارسال کیا ہے۔ اس طرح مہتمم صوابی ایری گیشن ڈویژن صوابی نے بھی ناجائز تجاوزات کے مرتکب افراد کے خلاف نوٹس جاری کئے ہیں جس پر مزید کارروائی متعلقہ حکام کے زیر غور ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

مفتی کفایت اللہ: اس میں جی محترم وزیر صاحب اور ڈیپارٹمنٹ نے بہت تفصیلی جواب دیا ہے، میں مطمئن ہوں۔

Mr. Speaker: Thank you, 'Questions Hour' is over.

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب! زہ یوہ خبرہ کول غواړمہ۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: ان معزز اراکین نے چھٹی کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں جن میں: اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب 02-05-2011 کیلئے؛ جناب محمد اکرم خان درانی صاحب 02-05-2011 اور 03-05-2011 کیلئے؛ جناب محمد انور خان صاحب، جناب سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، عنایت اللہ خان جدون صاحب اور جناب کشور کمار صاحب 02-05-2011 کیلئے؛ Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: یو منټ جی، یو منټ۔

سید عاقل شاہ (وزیر برائے کھیل وثقافت): جناب سپیکر صاحب! دا چہ تاسو Leave grant کوئ، دے بارہ کښے یو تپوس کوم سر۔

جناب سپیکر: پہ دے باندے څہ، جی شاہ صاحب! څہ مسئلہ دہ پکښے ؟

وزیر برائے کھیل وثقافت: دا تپوس کوم سر چه دے انور سیف الله صاحب څومره کالو د پاره د چھٹئ درخواست کړے دے ؟

جناب سپیکر: د دے خپل رولز موجود دی جی، هغه کومConsecutive daysباندے غیر حاضر وی، Terminationبه ئے اوشی، ممبری به ئے ختمه شی۔

وزیر برائے کھیل وثقافت: نه مطلب، Unlimitedچھٹی ده ؟

جناب سپیکر: نه Unlimitedچھٹی چا له هم نشته، دا دے درخواست ئے راغلے دے۔ سیکرټریټ وائی چه درخواست ئے راغلے دے۔

وزیر برائے کھیل وثقافت: د څو کالو، د څو کالو؟ (قہقہے) دا د چھټئ درخواست د څو کالو؟

جناب سپیکر: Approval پخپله هاؤس ورکړے دے ، ستاسو هاؤس ورکړے دے۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: Javed Abbasi Sahib, to please move his call attention notice No. 542. Javed Abbasi ------

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: یو منټ جی، یو منټ، او دریږئ دا------

مفتی سید جانان: دا جی ډیره ضروی خبره ده۔

جناب سپیکر: صبر اوکړئ چه دا لږ بزنس نمټاؤ کړم نو بالکل اوکړئ، ستاسو خپل هاؤس دے جی۔ Javed Abbasi, not present, it lapses. Hafiz Akhtar Ali Sahib, to please move his call attention notice. مفتی صاحب! لږ کوآپریشن کوه، ما وخت هر وخت درکړے دے ، بالکل ستاسو هاؤس دے۔

مفتی کفایت اللہ: دوه منټه جی۔

جناب سپیکر: نه دا دوه منټه ستا دی کنه خو دا لس منټه د نورو هم دی۔ یواځے تاسو نه یئ۔ حافظ اختر علی صاحب، حافظ اختر علی، کال اٹینشن نوٹس۔

مفتی کفایت اللہ: ما له جی یو منټ راکړئ۔

حافظ اختر علی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: بالکل جی، یو گھنټه بیا اوواېه خو اودرېږه چه زه دا نمټاؤ کړم۔جی۔

حافظ اختر علی: جناب سپیکر صاحب، زه هم درخواست کوم که تاسو تاسو لږ یو منټ مهربانی اوکړه نو دا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا یو منټ نه وی کنه، ماته پته ده گھنټه شی بیا۔

مفتی کفایت اللہ: یو منټ۔

جناب سپیکر: کال اټینشن نوټس، کال اټینشن۔ مفتی صاحب! بالکل درکومه خو لږ صبر اوکړه۔

حافظ اختر علی: مفتی صاحب! دے نه پس ئے اوکړه څه، دے نه ئے پس اوکړه، خیر دے۔

جناب سپیکر: جی اودرېږه، لږ صبر اوکړئ چه لږ دا حافظ اختر علی صاحب، دے ټولو ممبرانو د خپلو حلقو ډیر Pinching problemsراوړی دی چه اول د دوئ دا مسئلے حل شی بیا ستاسو چه څه په زړه وی نو بیا اووایئ جی۔ جی۔

حافظ اختر علی: څه اوکړو نو اوس؟

جناب سپیکر: جی۔

حافظ اختر علی: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ حلقہ پی کے 28 مردان میں بائیزئی ایری گیشن سکیم کا کام شروع ہے لیکن بدانتظامی کا یہ عالم ہے کہ سر سبز اور لہلہاتے کھیتوں میں مشینری چلا کر غریب کسانوں کی زمینوں کو نقصان اور فصلوں کو نقصان پہنچایا جا رہا ہے، لہذا حکومت فوری نوٹس لیکر اس مسئلے کو حل کرے تاکہ غریب کسانوں اور لوگوں کا نقصان نہ ہو اور امن وامان کا مسئلہ بھی درپیش نہ ہو۔ جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: دا کال اټینشن جی صرف وایئ۔۔۔۔۔

حافظ اختر علی: جناب سپیکر صاحب، یو منټ زه پرے خبره اوکړمه۔

جناب سپیکر: چه مفتی صاحب او ټولو ته بیا ټائم ملاؤ شی، بس دا اوشو کنه۔

حافظ اختر علی: خیر دے جی بس، زه لکوټی وضاحت یو منټ زر کومه جی۔

جناب سپیکر: ټول پوهه شو جي چه ستا سو څه ایشو ده۔

حافظ اختر علی: جناب سپیکر، دا یو ډیر منافع بخش سکیم دے لیکن اوس په هغے کښے موجوده صورتحال یو خو تاسو ته دا درخواست کومه چه زمونږ بعضے ډیری ضروری مسئلے وی، دا اوس جي تقریباً پینځلس شپاړس ورځے شوے دی، دیکښے ما لیکلی دی، لہلہاتے کھیتوں، اوس خو فصلونه بالکل خلقو اوریبل، زما مقصد جي صرف دا دے چه که منسټر صاحب هغوی ته دا هدایات ورکړی چه یره لږ کار په انتظام سره او په اعتدال سره اوشی چه خلقو ته فائده اورسی۔ بله دا ده چه پخوانئ کومه نقشه ده، د هغه نقشے مطابق هغوی د خپل کار اوچلوی، انشا ءالله دیکښے به د قوم هم فائده وی او زمونږ به هم وی۔

جناب سپیکر: جی انشاء الله۔ جی آنریبل منسټر صاحب، ایریګیشن، پلیز جواب ورکړئ جی۔

وزیر آبپاشی: جناب سپیکر صاحب، دا چه کوم توجه دلاؤ نوټس دے، دوئ خو بله خبره کوی، دوئ څه بله خبره اوکړه، زه په هغے پوهه نه شومه خو چه کومه د لارے خبره شوے ده، ما معلومات چه کړی دی، هغه ټهیکیدار هغه خلقو نه زمکه یا په Leaseیا په قیمت اغستے ده او که د فصل نه ئے مخکښے اغستے وی نو Definitelyد فصل پیسے به ئے ورکړی وی او که د فصل نه ئے وروستو اغستے وی، فصل وروستو شوے وی او هغه Paymentمخکښے کړے وی نو بیا خو مونږ نه شو وئیلے او که د فصل څه مسئله وی هغه Paymentنه وی کړے، Agreementنه پس مخکښے نو دا یقین دهانی ورکوؤ چه انشا ءالله هغوی ته به Paymentکوی۔ خو دا بله خبره باندے زه پوهـ نه شوم ستاسو۔

حافظ اختر علی: خبره هم دغه ده، پیسے لکه نه دی ورکړے شوے۔

وزیر آبپاشی: پیسے نه دی ورکړے۔

حافظ اختر علی: خو مونږ وایو چه لکه دے وخت کښے فصلونه او ریبی، د کټائی نه پس د بیا هغوی خپل کار شروع کړی، Paymentهسے هم لا نه دے شوے۔

وزیر آبپاشی: انشاء الله دا به زه چه اوس څنګه دے ځائے نه ځمه، دا به هغوی ته آرډرز لاړ شی چه که فصل دے وخت کښے، کار پرے رکاویږی نو د فصل

Paymentبه کوی او د زمکے Paymentبه هم کوی نو انشا ء الله دا ډائریکشن به ملاؤ شی۔

Mr. Speaker: Okay. Mr. Akram Khan Durrani, not present, it lapses. Yasmin Nazli Jasim Sahiba, not present, it lapses. Abdul Akbar Khan, to please move his call attention notice No. 572.

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو، جناب سپیکر۔ میں آپ کی اور حکومت کی توجہ ایک اہم عوامی مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ میرے حلقے کے گاؤں ساولڈھیر میں پولیس نے فائرنگ کر کے ایک نوجوان بچے کو بے گناہ گولی ماردی، ایک کو قتل کیا اور ایک زخمی ہو گیا۔ چونکہ عوام میں شدید غصہ پیدا ہوا ہے اس لئے حکومت اس واقعے کی انکوائری کر کے متعلقہ اہلکاروں کے خلاف کارروائی کرے۔

جناب سپیکر، دا هغه بله ورځ زما په حلقه ساولډهیر کښے دوه سټوډنټان په موټر سائیکل باندے تلل او په مین روډ باندے په رنړا ورځے هغه د هغه چوکئ نه واوړیدل او شاته نه پرے هغه اے ایس آئی فائرنګ اوکړو، یو کس پکښے مړ شو او یو کس زخمی شو،اوس هم په لیډی ریډنګ هسپتال کښے دے۔ زما به د صحت وزیر صاحب ته هم درخواست وی چه د هغوی د پاره هسپتال کښے څه بندوبست د دوایئ اوکړی او حکومت ته مے هم درخواست دے چه دغه پولیس والا ډیر زیاتے کړے دے چه وچ په وچه، نه هغه اشاره کړے ده، نه څه او په هغه ځوانانو هلکانو باندے ئے دغه شان فائرنګ کړے دے نو زما درخواست دے چه د هغے انکوائری اوکړی او د هغوی خلاف د څه کارروائی اوکړی۔

جناب سپیکر: جی، آنریبل سینیئر منسٹر، بشیر بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر صاحب! ښکه چه عبدالاکبر خان خبره اوکړه، دا ټول ډیټیلز ما ته هغوی راکړی دی او دیکښے هغوی ته څه انفارمیشن وو چه یو سړے راځی د شوکے د پاره او هغه مفرور وو، نو دا درے کسان راغلی دی په موټرسائیکل نو هغوی ورته اشاره اوکړه نو دوئ درے واړه کسان په یو موټرسائیکل باندے روان وو، هغوی ایسار نه شول نو مجبوری وه چه هغوی ته انفارمیشن وو، هغوی چه فائرنګ اوکړو نو بدقسمتی وه چه هغه هلک چه وو هغه پکښے شهید شو او بل هلک زخمی شو او موږ د هغوی خلاف هم هغه وخت حکومت ایکشن واغستو۔ هغه اے ایس آئی ئے هم نیولے دے او هغه

کانستیبل مو هم نیولے دے او د هغوی خلاف ایف آئی آر هم کټ شوے دے۔ انوستی گیشن روان دے چه څنګه فیصله وی، انوستی گیشن څنګه فیصله به کوی، انشاءاللّٰه هغوی سره به Justice کیږی، چاسره به زیاتے نه کیږی۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ډیر ښه، تهینک یو جی۔

<u>سینئیروزیر (بلدیات):</u> د حکومت مقصد دا دے چه مونږ ټولو خلقو ته هغه پورا Justice ورکړو او چه چا زیاتے کړے وی د هغوی خلاف سخت نه سخت کارروائی به انشاءاللّٰه کیږی۔

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you. Minister for Health, please.

<u>سید ظاہر علی شاہ(وزیر صحت):</u> شکریہ، جناب سپیکر۔ یہ اطلاع ہمیں مل گئی تھی اور ہم نے اس کیلئے ہاسپٹل میں آرڈر پاس کر دیئے ہیں تاکہ اس کا جتنا علاج معالجہ ہے اس کا خرچ وہ نہ کرے اور حکومت اس کا خرچہ برداشت کرے، Already اس پر کام ہو رہا ہے۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> تھینک یو، جی۔ میں وزیر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> ټول کارونه د په یو ځل او شو جی، عبدالاکبر خان۔

Mufti Kifayatullah Sahib, to please move his call attention notice No. 570.

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> سپیکر صاحب! اگر اجازت ہو تو یہی کال اٹینشن کا ٹائم مجھے دے دیں، نکتہ اعتراض میں جی دے دیں، میں اس کو نہیں پیش کرونگا۔ نکتہ اعتراض میں یہ ٹائم، آپ اجازت دے دیں میں اپنا پوائنٹ آف آرڈر کرنا چاہتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> ابھی آپ کا جو ایجنڈا آئٹم ہے، اس پر پہلے، 570۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> آپ نے بعد میں وہ دینا ہے، اس سے ایک منٹ بچ جائے گا، ایک منٹ بچ جائے گا آپ کا۔

<u>جناب سپیکر:</u> اس کو Lapse کروں؟

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> جی اس کو۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> Delete کریں۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> جی ہاں، Lapse ہو جائے۔

جناب سپیکر: دا مفتی صاحب دے بنه، مفتی صاحب له نور چلونه هم ډیر ورځی۔ جی بسم اللّٰہ۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ، جناب سپیکر۔ میں آپ کی توجہ اور اپنے ارباب حکومت کی توجہ ایک اہم خبر کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ ایبٹ آباد میں اسامہ ابن لادن کو شہید کر دیا گیا۔ جناب سپیکر، یہ خبر افسوسناک ہے اور میری طرح بہت سارے، لاکھوں کرڑوں مسلمانوں کیلئے ایک افسوس کی خبر ہے اور یہ اس لئے افسوس کی خبر ہے کہ پاکستان کلمے کی بنیاد پر بنا تھا اور دو قومی نظریے کی اساس پر بنا تھا اور جب ہم نے پوچھا کہ دو قومی نظریے کے معنی کیا ہیں تو ہمیں بتایا گیا "فمنکم کافر و منکم مومن" کہ دو سٹیٹ ہونی چاہئیں، ایک مسلمانوں کیلئے اور ایک غیر مسلموں کیلئے۔ جناب سپیکر، آج اسامہ ابن لادن کو جو مارا گیا، قتل کیا گیا، وہ ایبٹ آباد میں مارا گیا، یہ حکومت خیبر پختونخوا کیلئے بہت زیادہ افسوس کی بات ہے۔ جناب سپیکر، ایک وقت سے ہماری یہ عادت بن گئی ہے کہ ہم امریکہ کی ڈکٹیشن میں بات کرتے ہیں، ہمارے نزدیک کوئی پیمانہ نہیں ہے سچ اور جھوٹ کا، ہمارے نزدیک ظلم اور انصاف کا کوئی پیمانہ نہیں ہے۔ جس طرح امریکہ کہتا ہے، ہم اس طرح کرتے ہیں اور آج اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کیلئے یہ اچھی خبر ہو گی اور تمام مسلمانوں کیلئے یہ غلط Message جا رہا ہے کہ انکے جو لیڈر ہوتے ہیں یا وہ اسلامی فوج رکھنے والے لوگ ہوتے ہیں یا جو جہاد کی بات کرنے والے لوگ ہوتے ہیں، پاکستان ان کیلئے مقتل بن گیا ہے اور قتل گاہ بن گیا ہے۔ جناب سپیکر، میں اس قتل کی بہت زیادہ مذمت کرتا ہوں اور میں اس بحث میں نہیں پڑتا کہ یہاں ہمارے لئے کونسی چیز اچھی ہے، حکمران اور عوام کے درمیان بہت بڑی خلیج ہے۔ حکمران تمام کے تمام امریکہ کی حمایت کرتے ہیں اور اس کی تعریف کرتے ہیں اور تمام مسلمان جن میں رتی بھر ایمان ہے، وہ اسلام اور بن لادن سے اپنی محبت اور عقیدت کا اظہار کرتے ہیں۔ دہشتگردی کا نام یا طالبان کا نام یا انتہا پسندی کا نام، یہ تو مجھے باہر سے ملا ہے، یہ تو میرا اپنا نہیں ہے۔ میں پرائی جنگ کے اندر جھلس رہا ہوں، آج میرے چپے چپے پر جو بدامنی ہے، وہ پرائے جنگ کی وجہ سے ہے اور آج اسلام کے ایک عظیم ہیرو کو مارا گیا ہے اور میں یہ بھی کہتا ہوں ہمارے فوجیوں کیلئے یہ تو بہت زیادہ شرم کی بات ہے کہ وہ کہتے ہیں ہمیں خبر نہیں ہے یا یہ کہ ہم اس آپریشن کے اندر موجود نہیں تھے اور باہر کے لوگ آ کر انہوں نے آپریشن کیا ہے۔ جناب سپیکر، کتنی عجیب بات ہے کہ یہ رات کے ایک بجے کا واقعہ ہے لیکن ہمیں یہ واقعہ بتایا جاتا ہے اس وقت جب وزارت خارجہ اس کیلئے بہت زیادہ تحقیق کرتی ہے اور اس کے بعد یہ خبر جاری کی جاتی ہے۔

اس کے معنی یہ ہیں کہ ہماری فوج نے اسامہ بن لادن کو کئی دن پہلے پکڑا اور پکڑنے کے بعد امریکہ کا پریشر آیا کہ یہ ہمارے حوالہ کر دیا جائے، جب وہ ایسا نہیں کر سکے تو ایبٹ آباد جیسے پرامن علاقے میں لے جا کر اس کو جعلی مقابلے کے اندر مار کر، دکھا کر یہ خبر پھیلائی گئی کہ امریکہ نے ان کو مارا ہے۔ جناب سپیکر، یہ ظلم جتنا بھی بڑھتا ہے:

ظلم آخر ظلم ہے بڑھتا ہے تو مٹ جاتا ہے　　　خون آخر خون ہے گرتا ہے تو جم جاتا ہے

انشاء اللہ یہ ظلم کی رات ختم ہونے والی ہے اور انصاف کا سویرا طلوع ہونے والا ہے اور اس ملک کے اندر مذہب کے نام پر ایک انقلاب آنے والا ہے اور جتنے عناصر اس انقلاب کی وجوہات کیلئے جمع ہونگے اس میں ایک عنصر یہ ہوگا کہ ہم دنیا والوں کو بتائیں گے کہ پاکستان آپ کا مقتل نہیں ہے، پاکستان آپ کی تجربہ گاہ نہیں ہے۔ جناب سپیکر، آج میں اس پر دکھی ہوں، میں اس قتل کی بہت سخت مذمت کرتا ہوں اور تمام مسلمانان پاکستان کی نمائندگی کرتا ہوں اور میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اسامہ ابن لادن آج نہیں تو کل دنیا پر واضح ہو جائے گا کہ وہ اسلام کا ایک عظیم ہیرو تھا اور آج جو حملہ یہاں ہوا ہے، وہ پاکستان کی خود مختاری پر حملہ ہوا ہے، پاکستان کے وقار پر حملہ ہوا ہے۔ کب تک میں باہر کی مداخلت برداشت کرونگا ڈالر کی بنیاد پر؟ اور جناب سپیکر، آج میں اسامہ ابن لادن پر حملہ نہیں سمجھتا بلکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ دو قومی نظریے پر حملہ ہو گیا ہے، میں یہ سمجھتا ہوں 'پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ' پر حملہ ہو گیا ہے۔ آج امریکن بدمعاشوں کو چھوڑ دیا جاتا ہے، ریمنڈ ڈیوس کو وی آئی پی بنا کر بھیج دیا جاتا ہے اور کسی اسلامی آدمی کو یہاں مار دیا جاتا ہے، میں پاکستان کا یہ مطلب نہیں سمجھا، مجھے سمجھا دیجیئے۔ یا تو ہمارے ساتھ فراڈ کیا گیا، دھوکہ کیا گیا، ' لا الہ الا اللہ' کا نام استعمال کیا گیا، دو قومی نظریے کی بات کی گئی۔ آج جو پاکستان اسلام کا قلعہ ہے تو یہاں مسلمانوں کو مارا جاتا ہے، یہاں ان لوگوں کو مارا جاتا ہے جو جہاد کی نشاۃ ثانیہ کی بنیاد رکھتے ہیں۔ اس پر جتنا افسوس کیا جائے، وہ کم ہے اور میں آج حکومت صوبہ سرحد سے یہ وضاحت ضرور چاہونگا کہ آپ کی کیا پوزیشن ہے؟ ابھی تو صوبہ ہزارہ نہیں بنا، ایبٹ آباد تو ابھی تک صوبہ خیبر پختونخوا کا حصہ ہے، آپ کے علاقے میں آپریشن کیا جاتا ہے، آپ کو کتنی خبر دی جاتی ہے؟ آج یہ دن پاکستان کے سیاہ ترین دنوں میں سے ایک دن ہے جس پر ہمیں بہت زیادہ افسوس کرنا چاہیئے۔ انشاء اللہ جو انقلاب آنے والا ہے، ہم اس کو بنیاد بنائیں گے اور عوام کو بتائیں گے کہ ہمارے حکمرانوں میں قومی حمیت نہیں ہے، قومی وقار کے خلاف وہ بات کرتے ہیں۔ اب انشاء اللہ اسلام کے نام پر انقلاب آئے گا، اس انقلاب میں امریکی ایجنٹوں کیلئے کوئی

جگہ نہیں ہو گی، ہم پاکستان کو انشاء اللہ امریکہ کے ایجنٹوں کیلئے قبرستان بنائیں گے۔ ہم نظریاتی لوگ ہیں، کسی ایک آدمی کے مرنے سے تحریک ختم نہیں ہو گی۔ امریکہ کل بھی ظالم تھا، امریکہ کل بھی قاتل تھا، امریکہ آج بھی قاتل ہے، امریکہ آج بھی ظالم ہے اور امریکہ کے خلاف ہماری پر امن جنگ جاری رہے گی۔ اس وقت تک یہ جنگ جاری رہے گی جب انشاء اللہ العزیز امریکہ کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ یہ ٹھیک ہے میرے پاس بندوق نہیں ہے، یہ ٹھیک ہے میرے پاس فوج نہیں ہے، یہ ٹھیک ہے میرے پاس کلاشنکوف نہیں ہے لیکن میں ایک سینہ رکھتا ہوں۔ شاملی کے مجاہدین کے بیٹے کا سینہ، علمائے دیوبند کے بیٹے کا سینہ اور آزادی کی تحریک چلانے والا سینہ جوان کی گولیوں کو ٹھنڈا کرنا چاہتا ہے۔ ہم بغاوت نہیں کرتے، ہم آئین مانتے ہیں، ہم ادارے مانتے ہیں، ہم پاکستان کی آزادی اور خود مختاری کی بات کرتے ہیں، ہم فلور پر کہہ دینا چاہتے ہیں کہ آپ اپنے کلاشنکوف گن کے رکھو، اپنی گولیاں گن کے رکھو، ہم بھی اسلام پر مر مٹنے والوں کے سینوں کو گن کر رکھتے ہیں۔ اللہ حاضر ہے، اللہ ناظر ہے جناب سپیکر، ان کے کلاشن، انکی گولیاں ختم ہو جائیں گی اور اسلام کے نام پر مر مٹنے والوں کے سینے ختم نہیں ہونگے انشاء اللہ۔ میری قربانی کے نتیجے میں کل انگریز سکڑ گیا تھا، میری قربانی کے نتیجے میں روس ٹوٹ گیا تھا اور انشاء اللہ میری قربانی کے نتیجے میں امریکہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔ میں امریکہ سے کوئی گلہ نہیں کرتا، میں مسلمانوں سے گلہ کرتا ہوں جو اللہ کے سامنے سر جھکاتے ہیں، وہ امریکہ کے سامنے کیوں سر جھکاتے ہیں؟ آج انکی منافقت سامنے آ گئی ہے، آج پوری قوم غمزدہ ہے، پوری اسلامی دنیا غمزدہ ہیں اور یہاں کچھ لوگ خوش ہو رہے ہیں، مجھے ان پر بہت زیادہ افسوس ہے اور میں یہ عرض کرتا ہوں جناب سپیکر، آخر میں وہ کہ:

ے چلو اچھا ہوا اپنوں میں کوئی غیر تو نکلا   اگر ہوتے سبھی اپنے تو بیگانے کہاں جاتے
چلو اچھا ہوا کام آ گئی دیوانگی اپنی   ورگرنہ ہم زمانے بھر کو سمجھانے کہاں جاتے

ے جس دھج سے کوئی مقتل کو گیا   وہ شان سلامت رہتی ہے
یہ جان تو آنی جانی ہے   اس جان کی کوئی بات نہیں

ے قاتل سے دبنے والے اے آسماں نہیں ہم   سو بار کر چکا ہے تو امتحاں ہمارا
توحید کی امانت سینوں میں ہے ہمارے   آساں نہیں مٹانا نام و نشاں ہمارا

جناب سپیکر، آپ کا بہت زیادہ شکریہ۔

Mr. Speaker: Thank you. The honourable Minister, ji, honourable Senior Minister for Local Government, Bashir Bilour Sahib.

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب! آپ کا شکر گزار ہوں، آپ نے مجھے موقع دیا اور مفتی صاحب نے بڑے دھڑلے سے کہا کہ وہ تمام مسلمانوں کی نمائندگی کرتے ہیں، میں حیران ہوں کہ یہ کس نے ان کو سارے مسلمانوں کی نمائندگی کا حق دیا ہے کہ یہ کہتے ہیں میں سارے مسلمانوں کی نمائندگی کرتا ہوں؟ (تالیاں) سب سے پہلے میں فخر سے کہتا ہوں کہ ہم سب سے اچھے مسلمان ہیں:

اتنا نہ بڑھا پاکئ دامن کی حکایت — دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

(تالیاں)

سپیکر صاحب! بل د وئ او وئیل چہ ظلم جب بڑھتا ہے تو مٹ جاتا ہے، آج شکر ہے خدا کا کہ آج ظلم مٹ گیا۔ میں دعویٰ سے کہتا ہوں (تالیاں) کہ کہاں ہے، وہ اس وقت جا کر عربستان میں کیوں نہیں لڑتا تھا، وہ جا کر وہاں پر کیوں نہیں لڑتا تھا کہ جہاں جمہوریتیں نہیں ہیں؟ وہ جہاں پر شہنشاہیت ہے، جہاں پر بیس بیس، تیس تیس سال سے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، ان کے خلاف جا کر تو جنگ نہیں کی اور میرے پختونوں میں آکر اور میرے بچوں کو مارتا رہا۔ آپ کو ذرا اتنی لمبی تقریر کی، میں پوچھتا ہوں کہ سوات میں کیا کچھ ہوا، کس کے کہنے پر ہوا، کیوں ہوا؟ وہاں ہمارے بچوں کو شہید کیا گیا، ہماری مسجدوں کو شہید کیا گیا، ہمارے جنازوں پر بم پھینکے گئے (تالیاں) ہمارے یہ، جتنے بھی ہمارے ایم پی ایز ہیں، انکے بچوں کو، انکے بزرگوں کو، انکے والدین کو ان کے سامنے شہید کیا گیا، اس وقت تو اس نے اتنی جذباتی تقریر نہیں کی، میں یہ کہتا ہوں سپیکر صاحب، وہ ایک Symbol تھا دہشتگردی کا، شکر ہے کہ آج خدا نے اس ظالم کو ختم کر دیا (تالیاں) ہم فخر سے کہتے ہیں اور یہ جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں، ہم سے بڑا مسلمان، پختون قوم، سب بڑی مسلمان قوم جو ہے پختون ہے۔ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ پختونوں میں کوئی دوسرا مذہب نہیں ہے تو یہ ہمیں اسلام سکھاتے ہیں؟ میں ان سے یہ کہتا ہوں کہ عربستان سے ایک آدمی آکر یہاں پر ہمارے افغانستان میں بیٹھ کر، ہمارے بچوں کو، ہمارے پختونوں کو، یہ جیکٹ کس نے بنائی؟ اس کے پاس الظواہری جو ہے، وہ سب سے بڑا کیمیکل ڈاکٹر ہے اور سب سے پہلے، ہم نے جیکٹ اس سے پہلے دیکھی بھی نہیں تھی، سنا بھی نہیں تھا، یہ خودکش جیکٹ اس نے بنائی۔ یا جتنے بم جو تھے، جن سے غریب مارے گئے، یہ پختون جو ہیں، یہ تو ان باتوں کو سمجھتے ہی نہیں تھے، سب کچھ Technically اس نے بتائے اور میں آپ کو یہ بھی بتاؤں سپیکر صاحب، ایک وقت ایسا تھا کہ افغانستان کے تقریباً پانچ علماء اکٹھے ہوئے، ان پانچ علماء نے ریکویسٹ کی ان سے کہ خدا کیلئے ہمارا افغانستان چھوڑ دیں،

ہمارے لئے اور تباہی کا باعث نہ بنیں، تو اس نے انکار کر دیا تھا اور افغانستان میں بیٹھ کر یہ جنگ کرتا رہا۔ ان لوگوں کے بچوں کو مارا، انہوں نے ہمارے سکولوں کو تباہ کیا، ہمارے سوات کو تباہ کیا۔ آج ہم فخر سے کہتے ہیں کہ ہم نے ان کو اس طرح سے، ان کے لیڈر نے کہا تھا، ہمارے لیڈر نے نہیں کہا تھا، انہوں نے کہا تھا کہ مارگلہ کے پہاڑیوں تک دہشتگرد پہنچ گئے ہیں، آج پوچھتا ہوں کہ وہ دہشتگرد کدھر ہیں؟ ہمارے سینوں پر گولیاں لگی ہیں، یہ کہتے ہیں کہ ان کی گولیاں ختم ہونگی، ہمارے سینے ختم نہیں ہونگے، (میں کہتا ہوں) ہمارے سینے خدا کے فضل سے ختم نہیں ہونگے۔ میرے پانچ سو ورکرز شہید ہوئے ہیں، میری پارٹی کے۔ میرے دو ایم پی ایز یہاں شہید ہوئے ہیں، اس وقت تو اتنی جذباتی تقریر مفتی صاحب نے نہیں کی، آج جب ایک دہشتگردی کی علامت تھا، وہ آج ختم ہوا ہے اور یہ اتنی دہشتگردی کہ بھئی، تقریر کرتے ہیں اس کی حمایت میں، میں کہتا ہوں خدا کیلئے اپنی قوم کی بات کریں، جاتا وہ عربستان میں جنگ کرتا، جاتا وہ کہیں امریکہ میں جنگ کرتا، ہمارے ہاں آ کر اس کو جگہ ملی تھی ہمارے ملک کو تباہ کرنے کیلئے۔ جو بات کرتے ہیں روس کی، جس وقت امریکہ کے ڈالر آ رہے تھے اس وقت تو روس جو تھا، وہ غدار تھا، اس کے خلاف جنگ تھی اور آج امریکہ آ کر بیٹھا ہوا ہے، آج امریکہ کے ڈالر نہیں ہیں تو امریکہ کے خلاف جنگ نہیں کرتے اور یہ کہتے ہیں کہ امریکہ، ہم امریکہ کے بھی خلاف ہیں، ہم کسی ایسے ملک کی حمایت نہیں کرتے جو ہمارے ملک کے خلاف بات کرے۔ آپ کو یاد ہوگا امریکہ نے کہا تھا کہ ہم شریعت نہیں مانتے، ہم نے سوات میں نظام عدل نافذ کرنے کا اس وقت سٹینڈ لیا۔ ہم نے کہا، امریکہ ہو یا دنیا کی کوئی طاقت ہو، ہم اس وقت جو اپنے مفادات میں بات ہو تو ہم اس کی بات کریں گے، ہم کسی کی غلامی نہیں کرنا چاہتے اور نہ کسی کی غلامی کریں گے۔ ہم اقتصادات کیلئے، اپنی فنانس کیلئے ہم کسی دوسرے ملک کی بالادستی قبول نہیں کرتے، ہم اپنے ملک کی مٹی کی بات کرتے ہیں، اپنے پختونوں کی بات کرتے ہیں، اپنے علاقے کی بات کرتے ہیں۔ یہ جو مینا بازار میں میرے ایک سو بیس لوگ شہید ہوئے تھے، اس وقت میں آپ کو کیا بتاؤں جب میں وہاں پہنچا تو میری مائیں بہنیں ننگی پڑی ہوئی تھیں، ان کے اوپر ہم نے بوریاں ڈال دیں، اس وقت تو مفتی صاحب نے کوئی تقریر نہیں کی کہ یہ بچوں کو اور یہ پختونوں کو کیوں مارا گیا؟ میں عرض کرتا ہوں ہمارے یہ سوئکارنو چوک میں بلاسٹ ہوا، ہر روز، ہمارے پاس ریکارڈ موجود ہے سپیکر صاحب کہ چوبیس گھنٹے کے بعد یہاں بلاسٹ ہوتا تھا، پھر چھتیس گھنٹے کے بعد ہوتا تھا، پھر اڑتالیس گھنٹے کے بعد ہوا، مفتی صاحب نے تو کبھی کھڑے ہو کر اتنی جذباتی تقریر نہیں کی اور آج سارے مسلمانوں کی نمائندگی یہ کرتے ہیں، یہ میں

حیران ہوں کہ یہ کیسے اوران کو کس نے حق دیا ہے؟ میں یہ کہتا ہوں کہ ایکSymbol تھا دہشتگردی کا، خدا کا شکر ہے کہ آج قوم سرخرو ہوئی ہے، اس سے ہماری جان چھوٹ گئی اور میں انشاء اللہ یہ آپ کو دعوے سے کہتا ہوں کہ جتنے بھیTerrorists ہیں ان کے خلاف ہم لڑتے رہینگے،Terrorist کی جیکٹیں ختم ہوں گی مگر ہمارے سینے انشاء اللہ ختم نہیں ہونگے۔ (تالیاں) یہ بات ہے سر، ہمیں اسلام سکھاتے ہیں، ہمیں یہ باتیں بتاتے ہیں؟ خدا کیلئے آپ لوگوں نے تو Russia کے ڈالروں پر مزے کئے تھے، آج آپ ہمیں خدا کیلئے ایسی باتیں نہ کریں اور ایسی بات کریں کہ ہم اکٹھے ہو کر دہشت گردی کا مقابلہ کریں اور دہشت گردوں کو انجام تک پہنچائیں کہ ہمارے بچے محفوظ ہوں، ہماری مسجدیں محفوظ ہوں، ہماری ہسپتالیں محفوظ ہوں، ہمارے سکول محفوظ ہوں، ہمارے بچوں کی آگے تعلیم جاری رہ سکے۔ وہ جو عذاب وہ لا رہے تھے، آپ کو یاد ہو گا سپیکر صاحب، کہ انہوں نے وہ خونی چوک بنایا تھا سوات میں، خدا کی قسم آج اگر اے این پی کی حکومت نہ ہوتی اور آج ہمارے اتنے مضبوط ارادے نہ ہوتے تو آج چوک یادگار جو ہے یہ خونی چوک ہوتا، چوک یادگار نہ ہوتا۔ ہم نے وہاں ان کو مقید کر دیا، وہاں ان کو واپس کر دیا، ان کو بھگا دیا اور آج مفتی صاحب کھڑے ہو کر ان کیلئے باتیں کرتے ہیں۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ جتنے بھی ہمارے لوگ شہید ہوئے ہیں، تقریباً تین ہزار ہمارے فوجی شہید ہوئے ہیں، ساڑھے آٹھ ہزار ہمارے فوجی زخمی ہوئے ہیں۔ ہمارے سویلین تقریباً دس ہزار لوگ شہید ہوئے ہیں، سب کا خون جو ہے، وہ اسامہ بن لادن پر ہے اور مفتی صاحب پر ہے جو اس کی حمایت کرتا ہے۔ میں آپ کا شکر گزار ہوں۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ جی۔ ابھی آئٹم نمبر 8 اور 9 پر آتے ہیں۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں نہیں، بس اس پر نہیں، بسThis is closed, this is closed۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> جناب سپیکر، مجھے ایک منٹ کیلئے موقع دیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ کدھر کا معاملہ کدھر کو آ گیا؟

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> سر، میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

<u>Mr. Speaker</u>: Point of order is disposed of; this is no point of order.

ابھی، ابھی لیجسلیشن کا وقت ہے جی، نماز کا وقت بھی ہو چکا ہے۔۔۔۔۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> جناب سپیکر! میں ایک منٹ لوں گا۔

جناب سپیکر: لودھی صاحب! I am sorry، بس انہوں نے بہت زیادہ وہ کیا اور بشیر بلور صاحب نے بھی بہت ٹائم لیا، اس پر آتے ہیں۔ آپ کے بعد دوسرا اٹھے گا، تیسرا اٹھے گا، پھر یہی چلتا رہے گا، یہ ایجنڈا ختم ہو جائیگا۔

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کا قیام مجریہ 2011 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Honourable Minister for Science, Technology and Information Technology, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa Establishment of Information Technology Board Bill, 2011 may be taken into consideration at once. Honourable Minister Sahib.

جناب محمد ایوب خان (وزیر برائے سائنس و انفارمیشن ٹیکنالوجی): جناب سپیکر صاحب، میں خیبر پختونخوا اسٹیبلشمنٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی بل، 2011 کو فوری طور پر زیر غور لانے کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa Establishment of Information Technology Board Bill, 2011 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 to 3 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; Clauses 1 to 3 stand part of the Bill. Amendments in Clause 4 of the Bill: First amendment

یہ کتنی امنڈ منٹس ہیں ٹوٹل؟

وزیر برائے سائنس و انفارمیشن ٹیکنالوجی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی، آنریبل منسٹر صاحب، پلیز۔

وزیر برائے سائنس و انفارمیشن ٹیکنالوجی: دے باندے ما ته د درے شلور منټه موقع را کړے شی جی، زه پرے خبره او کړم ځکه چه په دے زمونږ ممبرا نو صاحبانو دومره دغه را وړی دی-----

جناب سپیکر: جی بسم اللہ۔

وزیر برائے سائنس وانفارمیشن ٹیکنالوجی: په موجوده وخت کښے په دنیا کښے د آئی ټی سیکټر په حواله باندے جی په کهربونو، اربونو ډالرو یو کاروبار کیږی او زمونږ په ملک کښے تقریباً شل کروړه ډالره چه دے د کال کاروبار کیږی خو د بدقسمتئ نه چه دلته هغه موقعے شته نه، هغه آئی ټی پارک نشته، کال سنټر نشته، د دے هغه لوازمات نشته نو زمونږ صوبه د دے نه محرومه ده۔ مونږ دا سوچ کړے وو چه دلته داسے یو غټ پراجیکټ د صوبے په سطح باندے د انفارمیشن ټیکنالوجی مونږ راولو او دلته په هغے کښے زمونږ یو بزنس سټارټ شی، زمونږ کاروبار سټارټ شی، زمونږ ځوانانو ته هغه موقعے ملاؤ شی نو د سیلاب په وجه باندے جی لیټ والے راغلے دے، فنډ چه دے هغه Freezeشوے وو،اوس جی دا موقع ده چه دلته مونږ یو آئی ټی بورډ، خود مختاره بورډ او په هغے د آئی ټی پارک او د کال سنټرچه په هغے کښے پیښور مونږ سلیکټ کړے دےاو د هغے د پاره ډینز ټریډ سنټر چه دے، د هغے مونږ خبره هم کړے ده، تیار ځائے دے ځکه چه هغه لوازمات هم ډینز ټریډ سیټر پورا کوی او په ایبټ آباد کښے، ایبټ آباد مونږ سلیکټ کړے دے، هغه هلته زمونږ د فوډ والا سره خبره شوے ده او هلته هم مونږ ته هغه ځائے له خیره سره ملاویږی نو په ایبټ آباد کښے هم دا یو آئی ټی پارک به له خیره سره وی جی۔ زما هر یو ممبر جی ډیر محترم دے او د هغوی خپله یو رائے هم ده او د هغے قدر مونږ کوؤ جی، چه هغوی دلته په دے باندے کوم امنډمنټس راوړی دی نو مونږ په دے، زمونږ سیکرټری، زمونږ ډائریکټریټس او دلته د آئی ټی ایکسپرټس په دے باندے په میاشتو باندے سوچ کړے دے او یو غور ئے کړے دے، د هغے د پاره ئےخپل یو سټرکچر تیار کړے دے، هغه بنیادونه ئے تیار کړی دی جی۔ ما دا ټول امنډمنټس جی اوکتل، په دیکښے د هغے په هغه سټرکچر باندے خبره ده چه وزیر اعلیٰ صاحب او زمونږ چیف سیکرټری، اے سی ایس، فنانس دا پکښے دی جی، د آئی ټی سائډ نه انچارج منسټر او آئی ټی سیکرټری او ټیکنیکل خلق چه هغه ټیکنیکل خلق بنه بین الاقوامی طور Recognize خلق وی، د هغوی یو داسے بورډ چه هسے نه سبا جی زمونږ یو قبرستان جوړ شی چه دا کار کوؤ بنیاد ئے کیږدو چه په کامیابئ باندے سر ته ئے اورسوؤ جی، نو په دغه باندے دا وزیر اعلیٰ صاحب او چیف

سیکرټري ته به ټائم نه وي جي نو مونږ خو په دے باندے خبره کړے ده، حالانکه زه ډیر زیات مشکور یمه چه زه ئے پکښے چیئرمین، یو دغه راغلے دے چه دے د چیئرمین وي، مشري به د چا نه وي خوښه جي؟ خو مونږ که مشران جي راوستي دي نو په دے نیت او سوچ باندے چه دا کارکامیاب کړو، د خپلے چیئرمینئ او د هغے په هغه سوچ باندے نه چه په دیکښے به جي فنانس ناست وي، په دیکښے به زمونږ وزیر اعلیٰ صاحب ناست وي جي، فیصلے به بروقت کیږي اودا به د دفترو او د هغه چکرو نه مونږ اوځو جي او دا ده چه فیصلے به زر کیږي، Implementation به کیږي، په هغه بنیاد دا دغه مونږ کړے دے. په هغے کښے د ټیکنیکل سائډ نه صرف دا خبره ده چه دا اته وي نو شپږ ئے کړئ، پینځه ئے کړئ یا لس ئے کړئ جي، دا یو انټرنیشنل سټینډرډ کتلے شوے دے او صلاح ګانے شوي دي، په هغه بنیاد باندے دا چه دے هغه ټیکنیکل سائډ نه ممبران اغستے شوي دي. په دیکښے جي نور داسے هغه وړے وړے خبرے دي، زمونږ ممبرانو صاحبانو راوستي دي چه کله د دے دا رولز جوړوؤ جي، مونږ چه نن د دے هغه منظوري له خیره اوکړے شي، پیسے شته جي، د هغے د پاره دغه خبره ده چه یره دا پیسے چه دي دا که لږے کمے شي نو دا پیسے اوس هم لږے دي، دا د نورے ډیرے شي ځکه چه دا Lapse کیږي نه او مونږ چه بهر خلقو ته وایو چه تاسو راشئ دلته انوسټمنټ اوکړئ نو مونږ به ورته مراعات ورکوؤ، مراعات به ورته د دفترو ورکوؤ، هغه دفتر به په داسے بنیاد باندے وي چه په هغے کښے ائرکنډیشن وي، چه په هغے کښے دبجلئ متبادل نظام وي، په هغے کښے انټرنیټ وي، په هغے کښے بینک نزدے وي ورته او دغه ټول دغه جي مونږ په ذهن کښے ایښودي دي، نو زما په خیال باندے په دے باندے داسے یو بنیادي اختلاف کیدے نه شي ځکه چه نننے وخت دے د آئي ټي ولے چه مونږ هسے هم روستو یو او که نن هم مونږ دا قدم نه ایږدو او په دیکښے په وړو وړو خبرو باندے هغه پیچیدګیانے پیدا کیږي، د دے سره جي مونږ دا کوشش اوکړو چه دلته په دے صوبه کښے، مونږ پښتانه یو، زمونږ سره فاټا ده جي او زمونږ سره اخوا افغانستان دے، په هغے کښے پښتانه دي او دغه دانګریزئ، د اردو او د نورو ژبو سره سره مونږ په دیکښے پښتو، خپله مورنئ ژبه او د دري، فارسئ هم

هغه کال سنټر مونږ کهلاؤ کړو چه د هغے فائده دا چه د افغانستان سره زمونږ ښه روایات جوړ شی او مونږ هغه فائدے ، انوسټمنټ چه دے د هغه ځائے نه هم دلته کښے راوړو جی۔ دا ټولے خبرے جی مدنظر دی نو زما به دا خواست وی جی، دا به مے اپیل وی چه ډیره ګزاره د په دیکښے اوکړے شی او یو ټیکنیکل شے دے جی، داسے عام دغه نه دے ، ډیرو ملګرو ، مشرانو پرے ستړے کړے ده، دوئ پرے په اسلام آباد کښے میټنګونه کړی دی، دوئ پرے په لاهور کښے میټنګونه کړی دی او دا په اسلام آباد او په لاهور او کراچئ کښے جی شته، دا بورډ هم شته، دا پارک هم شته، دا کال سنټر هم شته او هغوی ته ډیر زیاتے منافعے راځی او دلته کښے له خیره سره آئی ټی ډائریکټریټ دغه سرکاری کارونه د پاره چه دے ، هغه محکمه او ډائریکټریټ سائنس اینډ ټیکنالوجی اینډ انفارمیشن ټیکنالوجی به موجود وی، هغه به هغے کښے اصلاحات کوی، هغے کښے به کارونه کوئ او پراجیکټونه به مونږ کوؤ خو د آئی ټی بورډ دا کار چه دے جی چه دا به ما ته لږ اسان شی جی د هغے د پاره مے دا خواست اوکړو جی او جی د هغے د پاره دغه خواست کومه چه زمونږ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: څه د پښتو ټکے اووایه، ته وائے چه دا Amendment withdraw کړی، دا غواړے ؟

وزیر برائے سائنس وانفارمیشن ٹیکنالوجی: او جی، او چه Withdraw کړی۔

جناب سپیکر: نو په پښتو کښے داسے اوویه کنه۔۔۔۔

(قہقہے)

جناب احمد خان بہادر: جناب سپیکر! یو منټ جی، زه یو ه خبره کوم جی۔

جناب سپیکر: تا مخکښے هم ډیره کمزوری ښودلے ده، تا پکښے اوس غټ غټ خلق واچول، دے د پاره چه مونږ له هغه لیپ ټاپونه به هم ترے اوس واخلے۔

جناب احمد خان بہادر: یو خبره کوم، جناب سپیکرصاحب، یو خبره کوم جی۔ جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب احمد خان بہادر: یو خبره کوم۔

جناب سپیکر: نه او د ریږه د------

جناب احمد خان بہادر: صرف جی د وئ ته یو خبره کوم، ذهن کښے ورته یو خبره اچوم۔

جناب سپیکر: نه دا ډیر لوئے لیجسلیشن دے۔

وزیر برائے سائنس وانفار میشن ٹیکنالوجی: او د کړی جی، او د کړی خیر دے۔

جناب احمد خان بہادر: سر چه کله دوئ پیښور اچوی او کله ایبټ آباد اچوی نو د پختونخوا دویم غټ ښار مردان دے، مهربانی د اوکړی په هر دور کښے نظر انداز کړے شوے دے، مردان طرف ته د هم توجه ورکړی او یو آئی پی پارک د مردان کښے هم اوکړی، جناب۔

وزیر برائے سائنس وانفار میشن ٹیکنالوجی: او د ریږه جی، دا ښه خبره ده جی۔

جناب احمد خان بہادر: په هر دور کښے جناب والا، مردان نظرانداز کیږی۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر برائے سائنس وانفار میشن ٹیکنالوجی: دا ټوله د پښتنو خاوره چه ده، هغه زمونږ کور دے، زمونږ زړه دے جی، زمونږ لاس او پښے دی جی۔ په اولنی سټیج کښے پیښور زمونږ دارالخلافه ده جی، دلته به دا کار شروع کوؤ، دویم ایبټ آباد د ایجوکیشن په حواله، د امن په حواله او نن چه دے، دا هزاره چه ده، هغه زمونږ د وجود یوه داسے حصه ده چه هغه مونږ نه شو نظراندز کولے (تالیاں) حالانکه مفتی صاحب نن داسے یو تقریراوکړو چه ما خو بشیر خان ته خواست اوکړو چه یره جی ما له موقع راکړه چه دا زما په سوات کښے ئے دا مرئ پرے کولے د هغے مذمت تا کړے؟ چه نن دا چه کومه دغه اوشو۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: ښه جی، اوس دے پوائنټ ته راشه، پوائنټ ته۔

وزیر برائے سائنس وانفار میشن ٹیکنالوجی: بیا په دا دریم دغه جی مردان، بالکل زمونږ په نظر کښے دے او یوائے مردان نه جی، په دیکښے به کوهاټ وی، په دیکښے به ډی آئی خان وی جی، په دیکښے به ډیر اهم ځایونه وی۔ Initial stage کښے جی

مونږ دا دوه ځایونه سلیکټ کړی دی خو زه بیا داجی خواست کومه چه زما سره د دیکښے ډیره زیاته ګزاره اوشی او۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی دا چه کوم موؤرز دی که هغوی واپس اخلی خو زما خو څه اعتراض نشته جی۔ موؤرز څوک دی؟ خو ثاقب الله خان دے۔ جی ثاقب الله خان۔

جناب ثاقب الله خان چمکنی: سر، ما یو ریکویسټ کولو جی، مشر نه مخکښے زه یو ریکویسټ کومه جی، بالکل سر چه۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور {سینئر وزیر (بلدیات)}: سپیکر صاحب، زما دا ریکویسټ دے چه چا چا امنډمنټس موؤ کړی دی، هغوی د خپله خبره اوکړی، کیدے شی چه پکښے څه ښه پوائنټ وی، هغه به هم اوګورو نو بیا به ریکوسټ اوکړو چه دوئ واپس واخلی۔

جناب سپیکر: جی ثاقب الله خان، فرسټ۔

جناب ثاقب الله خان چمکنی: ډیره مننه جناب سپیکر صاحب۔ یو جی زه ریکویسټ به کومه جی، زمونږ مقصد او د منسټر صاحب مقصد یو دے جی۔ مونږ غواړو چه دا بورډ داسے کار اوکړی چه هغے سره مونږ ته ریوینو جنریشن هم راشی او زمونږ څه نه څه دیکښے Economic activity دے بدقسمته صوبه کښے شروع شی جی۔ سر، زه به یو خبره کومه جی، زه لږ اتهارټی سره به داسے خبره کومه چه ما کله کمپوټر سائنس کښے ډګری اغستله، سافټ ویئر انجینئرنګ مے کولو نو زما په خیال کښے چه په دے پیښور کښے به سافټ ویئر انجینئر نه وو، ما ته یاد شی، دومره غټ غټ سکیمونو باندے به مونږ دا کول، نو لږ ډیر Technical point of view سره به زه ډیپارټمنټ کښے د درے څلورکسانو نه زیات پوهیږمه جی۔ سر، زما چه دا Main amendment دے، هغه دے کمپوزیشن باندے دے جی۔ وړومبے سر، دیکښے ډیر کار غواړی، آئی سیکټر کښے کار ډیر زیات غواړی او زمونږ صوبه ډیره زیاته شا ته ده او سر، زمونږ بدقسمتے دا دے چه زمونږ چیف منسټر هغه د War time Chief Minister دے جی، ما پوهه کړئ چه په کومو صوبو کښے دهشتګرد نیولے کیږی لګیا دی؟ زمونږ په صوبه

کے دهشتګرد، د دنیا دهشتګرد مونږ نیسو او وژنو ئے نو چه کله د چیف منسټر دے حده پورے Responsibility شی، هغه اهم Responsibility ده نو زما ریکویسټ به دا وی چه چرته کیدے شی چه دا نور Responsibilities خاصکر چه Policy responsibilities دی، هغه د منسټران صاحبان خپله واخلی۔ As per law the chief policy maker of the department is a Minister نو پکار دادی چه دا د دوئ کار دے نو زمونږ چیف منسټر صاحب د نور کارونه چه کوم ضروری کارونه وی، دے نه د دغه شی۔ بل جناب سپیکر صاحب، چه تاسو دومره Heavy composition جوړ کړئ هغے د پاره کورم هم زیات پکار دے، هغے د پاره دا ټول Importantخلق دی، چیف منسټر به خا مخا وی، چیف سیکرټری به خا مخا وی، اے سی ایس به خا مخا وی، منسټر صاحب به خا مخا وی، سیکرټریان به خا مخا وی نو دومره کمپوزیشن کښے په یو روځ خو خا مخا د دوئ نور هم سل کارونه وی جی، نو کمپوزیشن باندے چه زه دا کوئسچن کومه جی، دا ځکه کومه لګیا یم چه دا Light وی او چه څومره زیات کار په دے باندے کیدے شی، هغه د زر تر زره اوشی خو زه چه ولاړ یمه چه چیف منسټر صاحب، چیف سیکرټری صاحب، فنانس سیکرټری صاحب، منسټر صاحب، څلور پینځه نور سیکرټریان چه دا زه راغونډومه او یو کار د پاره چه هغه War footing باندے پکار دے او روزانه ئے تاسو کوئ نو دومره هیوی دغه کښے لس کسان پکار دی، نو ما ضروری دا اوګڼړله، زما ریکویسټ دا دے چه دا د زمونږ منسټر صاحب Consider کړی، دا د دوئ کار دے جی-----

<u>جناب سپیکر:</u> جی منسټر صاحب! تاسو څه وایئ؟

<u>جناب ثاقب الله خان چمکنی:</u> نو د دے وړوکی شی هم اسانتیا به وی۔ چیف منسټر صاحب خو Already هغه پیسے ورکړی دی، د هغوی سپورټ خو د دے نه تاسو کتے شئ چه هغه د مخکښے نه پیسے ورکړے۔

<u>جناب سپیکر:</u> آنریبل منسټر صاحب! (مداخلت) نو دا خو بیا One by oneبه اخلمه کنه، دا خو چه هر یو په خپل امنډمنټ باندے زور ورکوی، Press کوئ بیا خو چه زه مخکښے ځمه۔

وزیر برائے سائنس وانفارمیشن ٹیکنالوجی: بس جی هم د دے د پاره زما محترم ورور دا خبره راوستے ده جی، خو مونږ په خپل ذهن کښے دا یو داسے سوچ کړے دے چه دیکښے مونږ ته اسانتیا ملاو شی۔ داسے خبره به نه وی چه وزیر اعلیٰ صاحب به په میټنګونو کښے او دغه به وی جی، که وزیر اعلیٰ صاحب مصروف وی د دے منسټر انچارج چه دے، هغه به جی میټنګ هم کولے شی، هغه به فیصلے هم کولے شی خو چه زما سره فنانس موجود وی نو فوری طور به زه جی د هغه دفترو، نو دا کمیټی جی صرف په دے بنیاد ده او دا په پنجاب کښے هم زما خیال دے چه وزیر اعلیٰ د دے چیئر مین دے، شهباز شریف صاحب نو دا په دیکښے داسے یو خبره نشته چه د دے دا سائز چه دے دا دسی ایم او سی ایس د حده پورے دے نو کار به نه کیږی جی، بالکل جی چه دا کمیټی په دیکښے چه زمونږ وزیر اعلیٰ صاحب دے نو کار به په اسانه کیږی، په دیکښے اے سی ایس دے، پلاننګ دے، په دیکښے فنانس دے جی، مونږ چه کوم څیز دغه کړے دے جی، زه خو په هغه حساب باندے دے، ته په ښه نظر او په۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تاسو خپل دغه باندے بس چه دوئ ئے نه Withdraw کوی نو بس زه به One by one اخلمه جی۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: زما جی، زما خو به یو ریکویسټ وی، څنګه چه بشیر خان خبره اوکړه او ثاقب خان خبره اوکړه چه ټول کوم موؤرز دی، هغوی د د خپل امنډمنټ هغه Gist اوښائی او بیا به منسټر صاحب په یوځائے باندے جواب ورکړی، نو مطلب په ځائے د دے چه یو یو کس له جواب ورکوی نو دا به اوږدیږی۔

جناب سپیکر: نه عبدالاکبر خان! ټائم شارټ دے او۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: زه هم دا خبره کومه جی، که تاسو هر یو امنډمنټ، دا خو Seventy amendments دی، که په هر یو امنډمنټ باندے پینځه پینځه منټه هم بحث کیږی نو دا خو په درے ورځے کښے هم نه ختمیږی، ځکه خو هر یو ممبر چه کوم امنډمنټس ورکړی دی، هغه د خپل امنډمنټ هغه Gist د اووائی چه یره د هغه امنډمنټ نه مقصد څه دے او بیا به مسنټر صاحب په یو ځائے ټولو له جواب

ورکړی، که تاسو ټول ووټ ته اچوئ یا به ئے Withdraw کړی که څوک Withdraw کوی۔

جناب سپیکر: اول به پیش کیږی عبدالاکبر خان! بیا به دغه کیږی، داسے خو نه شی کولے Lump sum ته وائے چه ټولWithdraw۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: نه کهAs a mover زه دا وایم چه I withdraw all my amendments نو بیا خو خبره خلاصه شوه۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: د دوئ جواب خو تاسو ته ثاقب خان! راغے، اوس تاسو څه وایئ؟

جناب ثاقب الله خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب! زه ئے بالکلWithdraw کومه جی چه دغه کیږی، دا خبره ده چه پنجاب حکومت کړے دے نو هغے سره اتفاق نه کوم خو بیا هم چه منسټر صاحب وائی، بالکل زه ئےWithdraw کوم۔

Mr. Speaker: The amendment is withdrawn and the original Clause stands part of the Bill. Mufti Kifayatullah Sahib, to please move his amendment in para (d) of sub lause (1) of Clause 4 of the Bill. جی، تاسو څه وایئ؟

مفتی کفایت الله: دا زمونږ وزیر صاحب ډیر ښه سړے دے، د ده زړه کښے به څه بغض وی زما په زړه کښے خو نشته۔ زه خو دے Member cum Vice Chairman جوړول غواړمه جی۔

جناب سپیکر: جی۔ بسم الله جی، مفتی صاحب۔

Mufti Kifayatullah: I beg to move that in Clause 4, in sub clause (1), in para (d), the word 'member' may be substituted by the word 'member cum Vice Chairman'.

مفتی کفایت الله: یعنی دا وزیر صاحب چه دے، زه وایم چه دے وائس چیئرمین جوړ شی، صرف ممبر د نه وی، زه خو ده له ډیر عزت ورکوم۔

جناب سپیکر: تاسو خپله خبره باندے ستینډ کوئ؟ زه ئے ووټ ته اچومه جی، بس نور بحثونه پرے نه کوؤ۔

وزیر برائے سائنس وانفارمیشن ٹیکنالوجی: نه جی، د بحث ضرورت هم نشته جی، زه یو خواست به اوکړمه جی، د دے خو به ورته خواست اوکړمه مفتی صاحب ته کنه۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، جی۔

وزیر برائے سائنس وانفارمیشن ٹیکنالوجی: دا خو به راسره اومنی، دا خو ترقی ده، د هزارے هم ده جی۔ زما خیال دے چه دیکبنے د ډپټی چیئرمین یو خبره تاسو کړے ده، د هغے هیڅ ضرورت نشته جی۔ کوم منسټر ئے دے، کوم سیکرټری ئے چه دے، هغه ټهیک ټهاک دی جی۔ زمونږ وزیر اعلیٰ صاحب ئے مشر دےاو دغه جی پوره ده جی۔

جناب سپیکر: جی۔

مفتی کفایت اللہ: نو جی ده له نه وی پکار، زه ئے واپس اخلمه جی، زه خو ده له ورکوم۔

Mr. Speaker: Okay. The amendment withdrawn, the original para (d) of sub clause (1) of Clause 4 of the Bill stands part of the Bill. Mufti Kifayatullah Sahib again, to please move his amendment in para (h) of sub clause (1) of Clause 4 of the Bill.

مفتی کفایت اللہ: زه جی په دے خپل وزیر صاحب یو ځل بیا احسان پرے خیژومه۔

Mr. Speaker: Withdrawn?

مفتی کفایت اللہ: جی۔

Mr. Speaker: Thank you. The amendment is withdrawn; original para (h) of sub clause (1) of Clause 4 stands part of the Bill. Mrs. Shazia Tehmash, to please move her amendment after para (h) of sub clause (1) of Clause 4 of the Bill.

محترمہ شازیہ طہماس خان: بہت شکریہ، سر۔ سر، بنیادی طور پر میری اس امنڈمنٹ کا مقصد جو ہے، پہلے میں اسے پڑھ دیتی ہوں: I request to move that in Clause 4, in sub clause (1), after para (h) a new para (i) may be added ۔ یہ بنیادی طور پر Addition ہے اور Addition یہ ہے: Two member from the Provincial Assembly, one male and one female nominated by the Speaker ۔ سر، بنیادی طور پر اس کا مقصد

یہی ہے کہ تھوڑا سا اس کو ڈیموکریٹک بھی بنائیں Gender balance بھی بنائیں اور جو عوام کے نمائندے ہیں، عوام کا کیا View point ہے یا وہ کیا چاہتے ہیں؟ وہ بھی جو بورڈ ہے، اس میں اس کی نمائندگی ہو۔ اس حوالے سے میں چاہ رہی تھی کہ اگر دو ممبر زہاؤس سے بھی ہو جائیں، ایک خواتین میں اور ایک مردوں میں سے یا حزب اختلاف میں سے تو بہتر رہے گا۔

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر صاحب۔

وزیر برائے سائنس وانفارمیشن ٹیکنالوجی: داسے ده جی، زما خیال دے چه وزیر اعلیٰ صاحب هم یو حلقے نه انتخاب کړے دےاو ممبر شوے دے او بیا پرے دے ایوان اعتماد کړے دے۔ دغه شان زه که ناست یمه، زه هم د قام نمائنده یمه او په دیکښے زما په خیال د دے نه علاوه زمونږه جی سټینډنګ کمیټیانے شته، د هغے نه یو شے داسے نه دے چه هغوی ئے نه راوړی او بیا صوبائی اسمبلی وائی چه نن د دے آډټ کوؤ، د دے تعداد راوړئ نو یو شے چه دے زمونږ داسمبلئ او د سټینډنګ کمیټئ نه پټ نشته نو زما خیال دے د دے هیڅ څه ضرورت نشته، دا شته څیز چه دے دا برقرار پاتے شی او زه خپلے ایم پی اے صاحبے ته ریکویسټ کوم چه هغه زما سره اومنی، دا خبره۔

جناب سپیکر: جی شازیہ بی بی۔

محترمہ شازیہ طہماس خان: سر، بالکل منسٹر صاحب کی وضاحت اپنی جگہ پہ ہے، میری صرف یہ Reservation تھی چونکہ اس کیلئے فنڈنگ پراونشل گورنمنٹ سے ہےاور اس کا آڈٹ جو ہے Charted Accountant کرے گا تو پھر پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کا کیا کردار رہ جاتا ہے، آیا پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کو یہ رپورٹ Submit ہو گی کہ نہیں؟ کیونکہ اگر فنڈنگ پراونشل گورنمنٹ سے ہے تو پھر پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کو اس کی رپورٹ بھی جانی چاہیئے جو کہ اس بل میں Mentioned نہیں ہے لیکن اگر وزیر صاحب یہ سمجھتے ہیں اور اس بات کی Surety دلاتے ہیں کہ ان کی رپورٹ باقاعدہ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کو بھی Submit ہو سکتی ہے، مجھے Withdraw کرنے میں کوئی اعتراض نہیں ہے سر۔

Mr. Speaker: The amendment is withdrawn.

مفتی کفایت اللہ: ایم پی اے صاحبے خو اونه وئیل۔

جناب سپیکر: اوئے وئیل جی۔

مفتی کفایت اللہ: نه هغوی اعتراض کوی۔

جناب سپیکر: اعتراض نہیں ہے۔ یو خبره اوشوه کنه، مفتی صاحب! فتویٰ لړه صحیح ورکوه (قہقہہ) آپ کے فتوے بڑےComplicated ہوتے ہیں، ایسی سلیس باتوں میں کروتاکہ ہم جیسے لوگ بھی سمجھ جائیں۔ 5th, 6th, 7th amendment: Saqibullah Khan, Muhammad Javed Abbasi and Ms. Noor Sahar, to please move their amendments in sub clause (2) of Clause 4 of the Bill, one by one. Saqibullah Khan, first.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Thank you, Mr. Speaker. I request to move that in Clause 4, sub clause (2) may be substituted by the following, namely: "Save as hereinafter provided, the members mentioned at clause (h) of sub-section (1), shall hold office for a term of three years from the date of his / her nomination"

یو سر، Gender sensitiveمے کړے دے او دویمه دا چه دا دوئ وائی چه بیا درے کاله پس Extension به هم وی، زما خیال دے جی درے کاله ډیر زیات Tenureدے، هغے نه پس چه درے کاله کښے کوم Advice سړے ورکوی، هغه به ورکړی وی په نورو کښے، نو که دا راسره اومنی نو ښه به جی۔

جناب سپیکر: جی منسټر صاحب! دا تاسو خو درے کاله کوئ د دے فنانس سیکرټری دیکښے خو دا دی کنه۔ جی منسټر صاحب څه وائی؟

وزیر برائے سائنس وانفارمیشن ٹیکنالوجی: داسے ده جی، درے کالو پورے د یو ممبر چه دے هغه تقرری به کیږی جی خو که د هغه Performance ټهیک وی جی، د هغه کارکردگی ټهیک وی نو مونږ هغه بهExtendکولے هم شو او هغه له۔۔۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: زه Withdraw کومه جی۔

(قہقہہ)

جناب سپیکر: دا به هسے هم چه هغه مخکښے Withdrawشو نو دا هم Withdraw کول بیا ټهیک وو جی۔ نور سحر بی بی۔ جاوید عباسی تو نہیں ہے نا، اس کا توLapseہو گیا۔
Javed Abbasi, lapsed ji.

محترمہ نور سحر: سر، چونکہ وزیر صاحب کا تعلق سوات سے ہے اور میرے بھائی ہیں تو میں Withdrawکرتی ہوں۔ تھینک یو۔

Mr. Speaker: Thank you. All the amendments are withdrawn; original sub clause (2) of Clause 4 stands parts of the Bill. 8th amendment: Saqibullah Khan, to please move his amendment in sub clause (3) of Clause 4 of the Bill

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Sir, this relates to the Board Composition, I withdraw because the first one I withdrew, so this also be-----

Mr. Speaker: Thank you, ji. The amendment is withdrawn; therefore, the original sub clause (3) of Clause 4 stands part of the Bill. Saqibullah Khan Chamkani, Mufti Kifayatullah, Muhammd Javed Abbasi and Ms. Noor Sahar, to please move their amendments in sub clause (5) of Clause 4 of the Bill, one by one.

محترمہ نور سحر: سر، میں Withdraw کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn?

محترمہ نور سحر: جی سر۔

Mr. Speaker: Noor Sahar Bibi, withdrawn. Saqibullah Khan.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: مهربانی جناب سپیکر صاحب۔ دا زما ریکویسټ دے جی، دا ډیر ضروری دے جی، دیکښے دوئ وائی چه Without assigning any cause ایم ډی چه دے هغه اخوا کولے شی جی، نو سر داسے ده چه دا خو، یو سړے چه خپله Sure نه وی چه Without any cause، نو ما دا ریکویسټ کړے دے چه دا Without any cause د اخوا کړی، Sir I request، دیکښے زه وایم، I request to move that in Cause 4, sub clause (5) may be deleted، په دیکښے دا ده سر، چه دوئ وائی چه ایم ډی به مونږ د Reason بغیر هم اوبنکلے شو نو سر Reason ضروری دے، Efficiency چه د هغه نه وی، که یو نالائقه سړے وی یا هغه کار نه شی کولے نو That is also a reason, there must be reason لاء کښے جی Fairness پکار دے جی، This is unfair clause in the law، زما ریکویسټ دا دے چه دا زمونږ سره اومنی۔

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب! مفتی صاحب، تاسو څه وایئ جی؟

مفتی کفایت اللہ: ثاقب خان خو مرض ښودلے دے، علاج ئے ورله نه دے ښائیلے کنه جی، نو دوئ وائی دا Delete کړئ نو متبادل څه دے نو ما هغه متبادل پیرا

ورکړے دہ: I beg to move that in Clause 4, sub clause (5) may be substituted by the following, namely: "the Government shall at any time terminate the appointment of the Managing Director or any other member of the Board on valid reason." دوئ دا لیکلی دی چہ دا Reasons ښودل هم ښه نه دی او د Reason څوک تپوس هم نه شی کولے نو دا خو جی ډیرہ مهذب دنیا دہ، تاسو یوValid Reason اوکړئ، بیا ئے لرے کړئ، دا به مناسب وی۔ ستاسو مونږ ډیرہ اومنلہ جی، یو د دوئ اومنی راسرہ۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، منسٹر صاحب۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، مفتی صاحب خبرہ اوکړہ چہ یرہ علاج ئے نہ دے ښودلے، سر د دے نہ پس زما Disqualification باندے یو پورہ کلاز دے او هغه کلاز پہ دے ایم ډی باندے هم پکار دے نو زما هغے کښے راخی د هغے نہ پس امنډمنټ دے نو زما خیال دے چہ که دا Delete شی، Repetition دے پہ دے لاء کښے، هغه Repetition به ختم شی جی۔

مفتی کفایت اللہ: چہ یو شے اخوا کیږی نو علاج پکار دے جی۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر برائے سائنس وانفارمیشن ٹیکنالوجی: داسے دہ جی، زما پخپلہ باندے پہ دے ټائم کښے جی پخپلہ یوہ تجربہ داسے شوے دہ چہ زہ پہ هغے باندے کهلاؤ خبرہ نہ کومہ خو بعضے څیزونہ بہ داسے وی چہ دا اوس مونږہ بیخی تیارے کړے دے لہ خیرسرہ چہ دا ملګری او مشران ئے پاس کړی جی، پہ دے باندی یو کار مونږ ډیر پہ منډا او پہ تندئ شروع کوؤ۔ بعضے بندہ بہ وی، رابہ شی جی، د هغهPerformance بہ ټهیک نہ وی، د کار بہ ضرورت وی۔ نن سبا جی بیا ثبوتونہ او د هغوی کورټ تہ تګ، نو مونږ تہ بہ داسے یو پیچدګیانے، کار بہ اونخلی نودا زما خیال دے چہ داسے هر څوک چہ دے سروس تہ ځی دا یوہ خبرہ ئے پکښے د Reason لیکلے وی خو د هغےReasonوی جی خو د بعضے څیزونو

هغه ثبوتونه، نو دا مونږ په دے بنیاد باندے کړے ده جی چه یره جی مونږ ته هغه مشکلات را نه شی، نور د نیت خبره ده چه یو بنده کار کوی نو زما خیال دے چه هغه به د درے کالو نه به یو سړے Extensionهم ورکوی او دا برقرار ساتو جی، ډیر په ادب سره۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>: زما ریکویسټ دے جی چه دا د لړ اوګوری سر، Disqualification ډیر لوئے کلاز دے، د دے نه پس جی Reasonبه خامخا ورکوی۔ دا د کورټ چه کومه مسئله ده، دا چه تاسو Reasonورنکړئ، هم به ځی۔ هغوی به ځی جی چه Without reasonتاسو کوئ، د کنټریکټ لاء ده جی، هغه د کنټریکټ غټه لاء ده، په هغے کښے Obligations دی جی، نو زما ریکویسټ دا دے چه دا د اومنی جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: دا منی ئے یو هم نه درسره زما خیال دے، زه ووټ ته ئے اچوم جی، بس تاسو، څه اوکړم؟

<u>وزیر برائے سائنس وانفارمیشن ٹیکنالوجی</u>: دا جی د ټولو نه داسے چه مونږ په دے باندے ډیر سوچ کړے دے جی نو داسے ده چه یو مشکل کښے به اونخلو حالانکه هیڅ داسے خبره نه ده، یوه عامه خبره ده، زما نه منلو سوال نه پیدا کیږی جی خو داسے ده چه په دیکښے به مونږ ته یو مشکل راشی جی او مشکل مونږ نه پیدا کوؤ، دا کار چه په منډه روان وی۔

<u>Mr .Speaker</u>: The motion before the House is that the amendments moved by the honourable Members may be adopted?

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>: سر، زه Withdraw کومه جی، Withdrawکومه۔

<u>جناب سپیکر</u>: بنه جی۔ مفتی صاحب!

<u>مفتی کفایت اللہ</u>: زه خو جی په اپوزیشن کښے یمه، زما د جملے نه دوئ ته تکلیف څه دے؟ زه ورته حیران یمه۔ زه وایم Valid reasonاوښایئ، دوئ وائی Invalid Reasonښایمه نو که دوئ خفه کیږی جی نو هسے زما سخت تقریر دوئ واوریدو نو زه Withdrawکومه جی۔

<u>Mr. Speaker</u>: Amendments are withdrawn; the original sub clause (5) of Clause 4 stands part of the Bill. Since no amendment has

been moved by any honourable Member in sub clause (4), (6) and (7) of Clause 4 of the Bill, therefore, the question before the House is that sub clauses (4), (6), and (7) of Clause 4 may stand parts of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; sub clauses (4), (6) and (7) of Clause 4 stand parts of the Bill. Amendment in Clause 5 of the Bill:
اود ریږه چه لیجسلیشن ورله اوکړو نو بیا د هغے نه پس به ئے را ایسا روؤ جی۔
Saqibullah Khan, to please move his amendment in sub clause (1) of Clause 5 of the Bill.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، په دیکښے زما ریکویسټ دا دے جی چه Sir, I request to move that in Clause 5, in sub clause (1), para (d) may be deleted. سر، Para (d) وائی چه Minor نو Miner سر په هغه سیکټر کښے خو چه څومره اوګورئ کنه جی، نو دا 16او17 کالو عمرونو نه شروع شوی وو جی، 15او16او هغوی چرته اورسیدل؟ دویمه دا جی که فرض کړه د کنټریکټ پرابلم وی نو هسے هم مائنر سره خو تاسو کنټریکټ نه شئ کولے خو تاسو په دنیا کښ اوګورئ، که بل ګیټس دے او که د هغه نه پس څومره هم دی، دا جی پندره او سوله کالو او چوده کالو عمر کښ دوئ شروع شوی وو جی او د هغے نه پس بیا چرته اورسیدل؟ Billionaire دے چوبیس سال عمر ئے نه دے جی، نو زما ریکویسټ دا دے چه دا د Delete کړی، څه فرق به اوشی چه مائنر وی؟

جناب سپیکر: نه خو دا Sentence که ته اوګورے ، No member, other than is a minor۔

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: I say that 15 and 16 is a genius.

جناب سپیکر: ہاں۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: په آئی ټی کښے ټول Minors کار کوی لګیا دی جی، هغوی د Majors نه زیات پوهیږی۔ تاسو اوګورئ سر چه دا څومره Billionaires دی، د دوئ Age اوګورئ چه دوئ کله کړے وو، Apple والا کله کړے وو، IBM والا کړے وو، د دوئ څه Ages وو؟

جناب سپیکر: جی منسټر صاحب۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: نو دا خو (ہنسی) او بل سر، پہ Contractual law کښے تاسو مائنر سرہ خو ھسے ھم نہ کوئ نو اخوا ئے کړئ، ولے خان Restrict کوئ سر؟

جناب سپیکر: ایوب خان اشاڑی صاحب۔

وزیر برائے سائنس وانفارمیشن ٹیکنالوجی: بالکل جی پہ دے باندے دا کلاز معلوم دے او بالکل د میټنګ ھغه طریقے، دا جی ضروری دے، دا مونږ له پکار دے جی۔

(قہقہے)

Mr. Speaker: The motion, the motion before the House ------

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: (قہقہہ) سر، دا Withdraw کول پکار دی چہ Withdraw ئے کړو۔ (قہقہہ)

Mr. Speaker: The amendment is withdrawn; original para (d) of sub clause (1) of Clause 5 stands part of the Bill, therfore the whole Clause 5 stands part of the Bill. Amendment in Clause 6 of the Bill: .Saqibullah Khan, to please move his amendment in sub clause (1) of Clause 6 of the Bill.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Sir, both sub clause (1) and (3) of Clause 6 that relate to the structure, I have already withdrawn; I withdrew from Clause 6, sub clause (3) as well as Clause 6, sub clause (4) Sir, both of them Sir.

Mr. Speaker: Shazia Bibi, to please move her amendment in sub clause (3) of Clause 6 of the Bill.

Ms. Shazia Tehmas Khan: Sir, I wish to move that in Clause 6, in sub clause (3), after the word 'Khyber Pakhtunkhwa' the words 'or in absence of both any other member may preside on the consensus of other present members' may be added.

سر، یہ بھی بنیادی طور پر ایک چھوٹی سی ایڈیشن ہے کیونکہ میٹنگز، یہ جو اوریجنل بل ہے اسمیں یہ کہا گیا ہے کہ یا چیف منسٹر Preside کریگا یا منسٹر انچارج Preside کریگا اور میں نے یہ اختیارات تھوڑے سے ان سے Devolve کر کے ووٹ کو دینے کی کوشش کی ہے کہ اگر In case چیف منسٹر بھی نہ ہو، منسٹر بھی نہ ہو تو کیا وہ میٹنگ نہ ہو گی؟ پھر ڈیموکریٹک طریقہ یہی ہوتا ہے کہ ممبرز آپس میں ہی Decide کر کے کسی ایک کو اختیارات تفویض کر دیتے ہیں، جیسا کہ ہماری سٹینڈنگ کمیٹیز میں ہوتا ہے، جیسا کہ ہمارے کمیشنز

میں بھی ہوتا ہے، جیسے دوسری جو گورننگ باڈیز ہیں، ان میں بھی ہوتا ہے، ان کو اختیارات تفویض کر دیتے ہیں تو یہاں میری بنیادی طور پر امنڈمنٹ کا مقصد یہی تھا کہ اگر چیف منسٹر یا منسٹر نہ ہو تو کوئی بھی ممبر، آپس میں بیٹھ کر ایک کو چیئر مین بنا کر میٹنگ Preside کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ اپنے اختیارات کہاں دیتے ہیں کسی کو؟ جی ایوب خان! منے ورسرہ کہ نہ؟

وزیر برائے سائنس و ٹیکنالوجی: بس جی یو خواست ورتہ کومہ چہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: چہ Withdraw کڑی۔ (قہقہہ) جی شازیہ بی بی۔

محترمہ شازیہ طہماس خان: سر، یہ اتنی عاجزی سے کہہ رہے ہیں تو مجبوری ہے، مجھے بھی شرم آ رہی ہے، مجھے بھی Withdraw کرنا پڑ رہی ہے جی۔

Mr. Speaker: Amendment is withdrawn; original sub clause (3) of Clause 6 stands part of the Bill.

منسٹر صاحب چہ یو یو خلے سوال کوی خو پہ یو خل ورتہ سوال او کڑہ کنہ، دا خو دومرہ ڈیر دی چہ تر ما سخوتنہ نہ ختمیږی۔

سید عاقل شاہ (وزیر برائے کھیل وثقافت): ټولو تہ خواست کوؤ چہ Withdraw د کڑی سر۔

(شور)

Mr. Speaker: Mr Saqibullah Khan, Muhammad Javed Abbasi, Noor Sahar Bibi and Mufti Kifayatullah Sahib, to please move their amendments in sub clause (4) of Clause 6 of the Bill, one by one. Saqibullah Khan, please first.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: I have already withdrawn from، ھغہ جی ما Withdraw کڑے دے سر۔

جناب سپیکر: ھم دا Withdraw شوے دے؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: د کلاز 6 سب کلاز (4) ما Withdraw کڑے دے۔

Mr. Speaker: Clause 6, sub clause (4) withdrawn. Mufti Kifayatullah Sahib.

Mufti Kifayatullah: Sir, I beg to move that in Clause 6, sub clause (4) may be substituted by the following, namely: "in the case of 15 members of the board seven or eight members, otherwise 45

percent of the total strength of the members shall constitute the quorum for the meeting of the board."

په دیکښے جی غته مسئله د کورم وی، ـــــ تاسو څه خبره اونیوله جی؟

جناب سپیکر: د دے کورم به Seven or eight وی، دا به څنګه دغه کیږی؟

مفتی کفایت اللہ: لکه دا پندره کسان که وی کنه جی، غټه مسئله د کورم وی۔ دا مصروف خلق وی، دو تهائی خلق راځی ورته، نور نه راځی نو بیا په شا شی، نو مونږه جی یو ځلے مخکښے دے اقراء یونیورسټی کښے کړی وو نو تاسو هغه ډیر Appreciate کړی وو چه بهئ دانیم منعے کړئ، دا مصروف خلق دی نو نیم به راشی۔ ما په دیکښے دا وئیلی دی که ټوټل ممبران پنځلس وی نو بیا د هغے سات یا آټھ د واړو، Or سره، Oblique سره او که نه پندره نه وی، بعض اوقات یو کس پکښے کم وی نو دا کوم کسان چه موجود وی، که هغه جفت وی بیا به نیم وی او که هغه طاق وی نو بیا 45 فیصد، بس د نیم نه لږ کم جی، څنګه چه تاسو غواړئ جی۔

جناب سپیکر: ٹھیک شوه جی۔ جاوید عباسی، نشته جی، Lapse۔ نور سحر بی بی۔

محترمہ نور سحر: سر، میں تو منسٹر کی طرح وعدہ خلافی نہیں کرتی کیونکہ انہوں نے پورے ہاوس سے وعدہ کیا تھا کہ میں Laptop اور یہ آئی ٹی کمپیوٹر دونگا، ابھی تک کچھ بھی کسی کو بھی نہیں ملا لیکن پھر بھی میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس وہ والی بات ابھی چھوڑ دیں، Withdraw کر رہی ہیں یا کیا کر رہی ہیں؟

محترمہ نور سحر: ہاں، میں Withdraw کرتی ہوں سر۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی، تھینک یو۔ مفتی صاحب کی، آپ منسٹر صاحب، جی۔

وزیر برائے سائنس وانفارمیشن ٹیکنالوجی: په دیکښے بالکل جی د کورم خبره دوئ اوکړه، دا داسے یو اسمبلی یا اپوزیشن داسے خبره پکښے نشته، زما خیال دے چه لس کسان موجود وی هغه کورم دے جی، هغه د فیصلو جوګه دی او هغه به فیصلے کوی جی۔ دا یو طریقه چه مونږ پرے سوچ کړے دے، دا د فنانس د آئی سی ایس، زمونږ د سی ایم صاحب، زمونږ سیکرټری او بیا دغه ایکسپرټس چه دی نو زما خیال دے په دیکښے داسے څه خبره خو ډیره نشته جی۔

جناب سپیکر: خبره د یو هم نه منی، مطلب دا دے چه تا پوره سوچ کړے دے۔ (قہقہہ)
جی مفتی صاحب! Withdraw کوئ که ووټ ته ئے واچوم جی؟

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب، یو بادشاه خلقو ته وئیلی وو چه کوم خلق د ښځو نه یریږئ نو هغه د شنے جهنډے لاندے کښینئ او چه کوم خلق د ښځو نه یریږئ نو هغه به د سرے جهنډے لاندے کښینئ، نو ټول خلق د شنے جهنډے لاندے ناست وو جی، یو سړے ناست وو د سرے جهنډے لاندے نو بادشاه ډیر خوشحاله شو چه یو خو دلیر شته، نو هغه ته ئے آواز اوکړو چه ته راشه، ته ولے د دے جهنډے لاندے ناست یئے، وئیل ئے چه ماته ښځے وئیلے وو که سرے جهنډے نه او خوځیدے نو خیر به د نه وی۔ (قہقہے) زمونږه منسټر صاحب ته سیکرټری وئیلے دی، که یو ټکے د پریښودو-----

(قہقہے)

جناب سپیکر: نو ته Withdraw شوے؟ جی، ثاقب اللہ خان۔

(قہقہہ)

مفتی کفایت اللہ: زه Withdraw یمه جی۔

جناب سپیکر: ثاقب اللہ خان! ته Withdraw یئے که نه؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: زه به Withdraw کړم جی۔

Mr. Speaker: The amendment is withdrawn; original sub clause (4) of Clause 6 stands part of the Bill. Saqibullah Khan again and Shazia Tehmas, to please move their amendments after sub clause (4) of Clause 6 of the Bill, one by one. Saqibullah Khan, please

جناب محمد زمین خان: سپیکر صاحب، په یوځل بااندے ئے Withdraw کړئ کنه۔

جناب سپیکر: نو دا خو چه اوکړئ کنه، دا خو د هاؤس ستاسو خوښه ده جی-----

(شور)

جناب سپیکر: اودریږه۔ ثاقب اللہ خان!

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، کلاز 4 چه دے، سب کلاز، دا خو Sir, I have already withdrawn، دا ما کړے دے سر، دا Six واله چه دے، دا ما کړے دے۔

جناب سپیکر: Withdrawn، دا Withdrawn دے۔ بل ثوک دے ؟ شازیه طهماش۔

محترمہ شازیہ طہماس خان: جی سر، زما صرف دا ریکویسټ دے کہ سر، پچھلے تین دنوں سے ہم کچھ نہیں کر رہے ہیں، جو امنڈ منٹس ہم نے دی ہیں، وہ واپس ہی لے رہے ہیں، تو بہتر یہی ہے کہ سر، یہ پارلیمانی لیڈر حضرات ہو گئے یا منسٹر صاحب ہو گئے، میٹنگ سے پہلے ہمیں اعتماد میں لیں تو ہاؤس کا اتنا وقت بھی ضائع نہ کرنا پڑ جائے، اتنی شرمندگی نہ اٹھانی پڑ جائے، تو بہتر یہی ہے سر۔ یہ تیسرا دن ہے، ہم اپنی امنڈ منٹس واپس لے رہے ہیں تو کوئی فائدہ ہے نہیں۔

جناب سپیکر: ساری امنڈ منٹس واپس لے رہی ہیں؟

محترمہ شازیہ طہماس خان: جی سر، آپ دیکھیں نا پچھلے پبلک سروس کمیشن میں ہم نے امنڈ منٹ دی، وہ بھی ہم نے ان کی شرافت کی وجہ سے واپس لے لی، ٹھیک ہے جی۔ اس سے پہلے جو امنڈ منٹس تھیں، وہ بھی ہم نے ان کی عاجزی کی وجہ سے واپس لے لیں۔ اب ریکوسٹوں پہ بات آ گئی ہے تو بہتر یہی ہے کہ انہوں نے پہلے ریکوسٹیں کی ہوتیں اجلاس سے پہلے تو۔۔۔۔

Mr. Speaker: The amendments withdrawn. Since no amendment has been moved by any honourable Member in sub clauses (1) and (2) of Clause 6 of the Bill, therefore, the question before the House is that sub clauses (1) and (2) of Clause 6 may stand parts of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Voices: Yes.

جناب سپیکر: یہ لیجسلیشن ہے، اس میں کم از کم 'Yes' یا 'No' ذرا تیز کیا کریں۔

Now those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Sub clauses (1) and (2) of Clause 6 stand part of the Bill. Amendment in Clause 7: Saquibullah Khan, to please move his amendment in para (a) of sub clause (2) of Clause 7 of the Bill.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Sir, I request to move that in Clause 7, in sub-clause (2), in para (a), in line 4, after the word 'private' the words 'and public' may be inserted.

سر، دلته دوئ د ایجوکیشن خبره کوی چه: "Call centres and Information Technology enabled services and education in private sector;"، سر زه ورسره Education in public sector هم دغه کومه جی۔ زه وایم چه پرائیوټ او پبلک دواړه به هم دا کیږی۔ اوس خو داسے ټائم دے چه دا دواړه هلته یو ځائے چیلیږی جی۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب،ایوب خان صاحب۔

وزیر برائے سائنس وانفارمیشن ٹیکنالوجی: بالکل جی، د پبلک د پاره خو Already زمونږ د صوبے ډائریکټریټ چه دے، هغه د آئی ټی او د سائنس او محکمه هم شته نو هغه چارج چه دے، هغه به په هغه طریقه باندے روانه وی جی، هغه ضروری ده چه مونږ اوساتو او دا هم اوساتو۔ دیکښے زما خیال دے چه داسے ډیره خبره خو نشته۔ زه خواست کوم بیا خپلو ورونړو ته،۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی ثاقب اللہ خان۔

جناب واجد علی خان(وزیر جنگلات): جناب سپیکر!

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: واجد علی خان هم پکښے څه وئیل غواړی۔۔۔۔۔

وزیر جنگلات: سر منسټر صاحب ریکوسټونه کوی لګیا دے او دے نه ښه دا ده چه ټول یو ځائے Withdraw کوی او دا منسټر صاحب نه منی نو چه نه منی، پکار ده چه دوئ خپل ټول Withdraw کړی جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، داسے چل دے جی چه لکه مفتی صاحب اووئیل جی، یو خبره باندے مفتی دغه اونکړو چه مونږ خو ټول د سرے جهنډے لاندے ناست یو جی، (قہقہہ) خالی منسټر صاحب ناست نه دے جی، ټول د سرے جهنډے لاندے ناست یو، مونږ ته ئے هم وئیلی دی چه لیجسلیشن به خامخا کوئ جی، نو سر پراسس دے جی۔ دوئ که وائی چه Sharing دے سر، دا بورډ چه دے جی پالیسی به جوړوی او دا به Main breakeven کوی، زما ریکویسټ دے چه د دوئ وائی چه Withdraw کړه، زه به Withdraw کوم، څه خبره نه ده خو زه دا وایم چه پبلک سیکټر د هم د ځان سره ملاؤ کړی چه څه انفارمیشن خو شیئر کیږی

چه یا د بورډ په وجه څه پالیسی داسے نوے جوړه شی، څه Achievement داسے اوشی چه هغه پبلک سیکټر سره هم شیئر شی، هغه د Through Directorate شیئر شی خو دا خو څه خبره، ولے خپل سکوپ Restrict کوی منسټر صاحب ؟ او بیا هم که دوئ نه منی نو Withdraw به ئے کړو۔ د سرے جهنډے خبره ده جی۔

جناب سپیکر: هغوی نه منی، هغوی خو نه منی۔ جی منسټر صاحب! منے او که نه؟ دا Withdraw به، Original amendment withdrawn, therefore, the original para (a) of sub clause (2) of Clause 7 stands part of the Bill. Mr. Saquibullah Khan, to please move his amendment in para (c) of sub clause (2) of Clause 7of the Bill.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، دا چه کوم دے جی، دا خو مونږ ریسرچ، دوئ وائی چه ریسرچ به کوؤ جی، نو سر دیکښے Repetition دے جی۔ دا بعضے کلاز چه دی Already are mentioned in different clauses، نو دیکښے هم سر، دا I am requesting, I request to move that in Clause 7, in sub clause (2) para (c) may be deleted۔ سر (c) وائی: study the laws and regulation of various competitors countries and propose improvements in that سر، بره تاسو اوګورئ هغے کښے بیا ئے لیکلی دی چه مونږ به سټډی، "undertake research and study"، بیا تاسو سر (b) اوګورئ، کلاز (b)، سر کلاز (b) کښے ئے لیکلی دی: "undertake research and study on the state of the Information Technology sector"، هلته هم لیکی، دلته هم لیکی ولے چه دا سر Bad legislation کښے راځی چه یو خبره بره اوکړی، لاندے هم کوی سر، نو زما ریکوسټ دے چه دا جی که فرض کړه تاسو Explanation ورکوئ نو Explanation د پاره رولز دی، هغے د پاره لاء نه وی جی، هغے د پاره ایکټ نه وی جی، نو مخکښے هم (b) کښے Undertake research and study، دلته لیکی Study the Law and regulation نو چه سر ریسرچ کوی، په هغے کښے هر قسم ریسرچ دے نو دا منسټر صاحب هم د Explanation اوکړی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایوب خان، ایوب خان اشاڑی۔

وزیر برائے سائنس وانفارمیشن ٹیکنالوجی: بالکل جی، د دے سره زه اتفاق کوم۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: اتفاق او کړو جی؟

The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Saqibullah Khan again, to please move his amendment in para (d) of sub clause (2) of Clause 7 of the Bill.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Sir, I request to move that in Clause 7, in sub clause (2) para (d) may be substituted by the following; "to act as a bridge between the Private Information Technology Company and the various bodies in Government sector;"

سر، د گورنمنټ Main job دے Facilitate ورکول، بزنس نه کول۔ تاسو جی دا اوګورئ، دیکښے سر، "act as a one-stop shop to cater to all the needs of Information Technology company for setting up or facilitating its Information Technology in business venture in Province." سر، that is کښے ماته پرابلم دے جی، Setting up چه دے کنه جی Setting up doing business، Facilitation حده پورے بالکل ټهیک ده، Facilitate کول د گورنمنټ کار دے خو چه When we start setting up businesses دا به ډیره گرانه شی جی او یو هم نه دے دا وړوکے وړوکے وی، نو زه دا وایمه چه د دوئ دا Set up problem هغه Replace کولو د پاره ما دا ریکوسټ کړے دے جی چه دا کوم Substitution ما ورکړے، هغه د او کړی جی چه Set up کول Business هغه Problematic وی، Facilitate کول د گورنمنټ کار دے۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: جی آنریبل ایوب خان۔

وزیر برائے سائنس و ٹیکنالوجی: بس جی په دیکښے هم خواست کومه دوئ ته چه دا۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر، زه Withdraw کوم۔

Mr. Speaker: The amendment withdrawn; original para (d) of sub clause (2) of Clause 7 stands part of the Bill. Saqibullah Khan

again, to please move his amendment in para (e) of sub clause (2) of Clause 7 of the Bill.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Sir, I request to move that in Clause 7, in sub clause (2), in para (e), after the word 'quality ' the words 'in order to maintain international competitiveness' may be deleted.

سر، دا دیکبنے لږ ټیکنیکل خبره ده، دیکبنے د Tariff خبره کیږی۔ International tariffs چه دی سر، هغه د ټولو ملکونو ډیر زیات دی، د پاکستان د ټولو نه کم دی نو دا سر چه تاسو انټرنیشل دغه ته راولئ، تاسو خو Tariff اوچت کړو۔ دغسے سر، دا بل چه دے، Broadband چه دے، هغه هم د پاکستان جی It is one of the best in the world، د یورپ دومره نشته، انډیا سره دغه کیږی خو انټرنیشنل چه تاسو کوئ، هغه بیا Indices کبنے به ټوله دنیا رااخلئ نو زه وایم چه کوالټی پورے بنه دی چه کوالټی کبنے انټرنیشنل وی، هغه تاسو۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی ایوب خان۔

وزیر برائے سائنس وانفارمیشن ٹیکنالوجی: بالکل جی، د دے دا پیرا چه ده، دا بورډ په ډیر اهمه ذمه وارو کبنے راځی جی۔ دغه ټولو باندے مونږ سوچ کړے دے، په مقامی، په انټرنیشنل هم، دا به هم په هغه حوالو باندے سرے خپل هغه کار کوی جی۔ په دیکبنے یو (j) ډبل راغلے دے، دا به چه د نظر نه تیر شی چه دغه یو (j) چه دے د دے نه حذف شی، نور چه دے دا برقرار اوساتو جی، زه ورته خواست کوم۔

Mr. Speaker: The broadband of bending. کوم یو ډبل راغلے دے؟

وزیر برائے سائنس وانفارمیشن ٹیکنالوجی: جی؟

جناب سپیکر: دا وروستو دے؟

وزیر برائے سائنس وانفارمیشن ٹیکنالوجی: دیکبنے دے کنه جی۔

جناب سپیکر: دا موجوده منی که دا د سره نه منی؟ هغه خو اوس را روان دے۔

وزیر برائے سائنس و انفارمیشن ٹیکنالوجی: ما خو هغه ته ریکویسټ اوکړو او هغه Withdrawal اوکړو۔

Mr. Speaker: The amendment is withdrawn; original para (e) of sub clause (2) of Clause 7 stands part of the Bill. Again Saqibullah Khan Chamkani, to please move the------

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Withdrawn, withdrawn, Sir.

Mr. Speaker: Withdrawn. Since the amendment withdrawn, original para (h) of sub clause (2) of Clause 7 stands part of the Bill. Again, Saqibullah Khan.زه وایم بیاتهول-------

Mr. Saqibullah Khan: Sir, I withdraw.

Mr. Speaker: Thank you. The amendments in paras (i), (j), (l), (m) and (n) of sub clause (2) are withdrawn; original paras stand part of the Bill. Noor Sahar Bibi, to please move her amendment in para (j) of sub clause (2) of Clause 7 of the Bill.

Ms. Noor Sahar: I beg to move that in Clause 7, in sub clause (2) para (j), at first appearance, after para (i) may be deleted.

سر، یہ دود فعہ آیا ہے تو اس لئے اس کو Delete کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، یہ ڈبل آیا ہے۔

وزیر برائے سائنس وانفارمیشن ٹیکنالوجی: دا دوه ځله کوم یو راغلے دے ؟

جناب سپیکر: یہ دود فعہ آیا ہے، (j)، (j)۔

وزیر برائے سائنس وانفارمیشن ٹیکنالوجی: دا خو جی مونږه وایو چه دا یو (j) چه دے دا ډبل دے جی، چه دغه ترے حذف شی چه ډبل را نه شی جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Since no amendment has been moved by any honourable Member in sub clause (1) of Clause 7 and paras (b), (f), (g) and (k) of sub clause (2) of Clause 7 of the Bill, therefore, the question before the House is sub clause (1) of Clause 7 and paras (b), (f), (g) and (k) of sub clause (2) of Clause 7 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Sub clause (1) of Clause 7 and paras (b), (f), (g) and (k) of sub clause (2) of Clause 7 stand parts of the Bill. Amendment in sub clause (5) of Clause 8: Saqibullah Khan, Javed Abbasi and Noor Sahar Bibi, to please move their amendments in sub clause (5) of Clause 8 of the Bill, one by one. First, Saqibullah Khan.

دے ایکٹ کښې Already دوئ وائی چه که څوک غواړی نو هغوی ته بیا هم Tenure ملاویږی۔ د Competition د پاره پکار ده چه Performance evaluation کیږی او کنټریکټ به د یو کال وی، پینځه کاله ډیر زیات مدت دے چه څنګه منسټر صاحب مخکښې خپله مسئله حل کړه چه که یو کس کار نه کوی، هغه د ، دیکښې ایکټ دے ، ایکټ ئے ورکړے دے چه Reason هم اخوا کړی چه Without reason مونږ هغه کولے شو نو زما ریکوسټ دا دے چه دا Tenure د کم کړی یو کال ته۔

جناب سپیکر: جی جاوید عباسی۔ جی نور سحر بی بی۔

محترمہ نور سحر: سر، میں Withdraw کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: Withdrawn ۔ جی منسټر صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب پکښې پاتې شو۔

وزیر برائے سائنس وانفارمیشن ٹیکنالوجی: ستا سو نشته جی۔

جناب سپیکر: دیکښې ستا سو نشته جی۔

وزیر برائے سائنس وانفارمیشن ٹیکنالوجی: دا سے ده جی، دا خو د یو کال د دے ایم ډی د پاره، د هغه خبره کوی چه دا یو کال وی، نو په یو کال کښې زما خیال دے چه د هغه خپل ژوند هم دومره نه وی او هغه کار به هم تندهئ، دیکښې د ایم ډی د پاره پینځه کاله جی مونږه ایښودی دی چه هغه۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نو ټهیک شوه دوئ منی، منی۔ جی ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، که درے کاله راسره منی نو دا هم ټهیک ده سر، درے کاله۔

وزیر برائے سائنس وانفارمیشن ٹیکنالوجی: یره جی د ممبر د پاره درے کاله او د ایم ډی د پاره پینځه کاله، داسے یو-----

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: زه Withdraw کوم جی۔

Mr. Speaker: Withdraw, the amendment is withdrawn; original sub clause (5) of Clause 8 stands part of the Bill. Mufti Kifayatullah Sahib, to please move his amendment in sub clause (7) of Clause 8 of the Bill.

Mufti Kifayatullah: Thank you, Janab Speaker. I beg to move that in Clause 8, sub clause (7) may be substituted by the following namely: "If the Managing Director is removed from his office, resigns or dies or having unsound mind before the completion of his tenure, the Chairman shall appoint any member of the Board to perform, temporarily, the function of the Managing Director, until such time another person is appointed as the Managing Director."

ما خو اووئیل------

جناب سپیکر: منسټر صاحب! امنډمنټ منے ورسره که نه؟

وزیر برائے سائنس وانفارمیشن ٹیکنالوجی: داسے ده جی، یو خو د منیجنګ ډائریکټر په حواله باندے دغه خبره چه یا هغه Death اوشی۔ یا Resign یا د هغوی د دغه د پاره خپله نوره طریقه ده د بورډ هغه او هغه به بل د پاره دا راولی به ئے جی، دا خو انسان دے خو دا نه ده چه ستامپ ئے کړے دے او------

جناب سپیکر: مفتی کفایت اللہ صاحب! ووټ ته ئے واچوم جی که-----

مفتی کفایت اللہ: دوئ سفر کړے دے سر جی او دوئ تیارے نه دے کړے او دلیل ئے دا دے چه دوئ د دا اووائی چه زما په پیرا کښے او د ګورنمنټ په پیرا کښے فرق څه دے؟

جناب سپیکر: نه اوس دا Withdraw کوئ؟

مفتی کفایت اللہ: ایوب خان د دا اووائی چه زما په پیرا کښے د دوئ پیرا کښے څه فرق دے؟ زه به ئے دوئ سره اومنم کنه۔

وزیر برائے سائنس وانفارمیشن ٹیکنالوجی: چه فرق پکښې ډیر نشته نو زما خیال دے بیا هغه اختلاف ئے ما سره دے ؟ (قہقہہ)

مفتی کفایت اللہ: چه فرق ډیر نشته نو ما سره ولے نه منے ؟

(قہقہہ)

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the hounourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes'.
Voices: Yes.

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب-----

جناب سپیکر: دا ګورئ جی، ماته دومره کار پاتے دے او مونږ به هم قضا شی، دا ګناه به ټوله ستاسو په غاړه وی۔

The amendment is withdrawn; original sub clause (7) of Clause 8 stands part of the Bill. Again, Saqibullah Khan, to please move his amendment in sub clause (7) of Clause 8 of the Bill.
Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Janab Speaker Sir, thank you very much. Sir, I request to move that in Clause 8 after sub clause (7) a new sub clause (8) may be added namely: "The Government at any time may terminate the appointment of Managing Director for the reasons mentioned in section 5 or for violating any legal orders."

جناب سپیکر صاحب! په دے ایکټ کښې منسټر صاحب دا کړی دی چه هغوی لیکی چه منیجنګ ډائریکټر زمونږ چه دے، هغه Without reason اوښکلے شو، دیکښې ما دا Add کړی دی چه دا Reasons چه کوم د Disqualification of the member of the Board د پاره دی، دا په ده هم لاګو کیږی-----

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، ایوب خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: هغه په ده هم لاګو کیږی۔

جناب سپیکر: منے ورسره که نه منے ؟ منے که ووټ ته اچوم ؟

وزیر برائے سائنس وانفارمیشن ٹیکنالوجی: بس جی چه کوم څه باندے مونږه مخے ته دا راوړے دے، پکار دا ده چه زمونږ هغه خبره دے------

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: Withdrawn سپیکر صاحب۔

Mr. Speaker: The amendment is withdrawn. Since no amendment has been moved by any hounouralbe Member in sub clauses 1, 2, 4 and 6 of Clause 8 of the Bill, therefore, the question before the House is that sub clauses 1, 2, 4 and 6 of Clause 8 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Sub clause 1, 2, 4 and 6 of Clause 8 stand part of the Bill. Saqibullah Khan! withdrawn?

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Ji.

Mr. Speaker: The amendment is withdrawn. Mufti Sahib, Bashir Bilour Sahib.

جناب بشیر احمد بلور {سینئر وزیر (بلدیات)}: زما ریکویسټ دا دے چه Collectively د دوئ Withdraw کړی چه دا تا سو بیا یو یو نه تپوس کوئ د ممبر نه جی-----

مفتی کفایت اللہ: ما سره جی دوه پاتے دی جی۔

سینئر وزیر (بلدیات): ولے چه تا سو ته پته ده۔

مفتی کفایت اللہ: نه-----

سینئر وزیر (بلدیات): منسټر صاحب خو دا قسم کړے دے چه هغه نه منی۔

مفتی کفایت اللہ: نو دا ما وئیل جی، زما یو ضروری خبره دا پاتے ده چه دوئ دوه، Two hundred million روپئ غواړی او زه ورله ورکوم One hundred million روپئ او زما دلیل دا دے ، ابھی تم طفل مکتب ہو------

جناب سپیکر: او دریږه جی چه هغے نمبر را شی بیا به کوؤ۔

مفتی کفایت اللہ: نه زه Withdraw کومه کنه جی۔

جناب سپیکر: بیا به هغه خو پرے گھنټه تقریر هم اوس کوی کنه۔

مفتی کفایت اللہ: نه جی، نه۔ ابھی تو تم طفل مکتب ہو کہیں تم کھو دو گے دل میرا

تمہارے لئے ہی رکھا ہے پت بڑھے ہو کے لے لینا

زه Withdraw یم جی۔

جناب سپیکر: دا خو تهوئل، یو نور سحر پاتے شوه. جی نور سحر بی بی!

محترمہ نور سحر: سر، اس میں میرا یہ پانچ کی بجائے تین کا کہنا تھا، اگر منسٹر صاحب مانتے ہیں تو ٹھیک ہے، نہیں تو میں Withdraw کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The amendment withdrawn; original sub clause (1) of Clause 9 stands part of the Bill. Accordingly, the whole Clause 13 stands part of the Bill. Since all amendments are withdrawn, therefore, the question before the House is that the original Clauses 9 to 19 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 9 to 19 stand part of the Bill. اوونیلو چه Yes تاسو خو دومره تیز ------

(Laughter)

Mr. Speaker: Preamble also stands part of the Bill.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کا قیام مجریہ 2011 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Now, the hounourable Minister for Science, Technology and Information Technology, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa Establishment of Information Technology Board Bill, 2011 may be passed.

جناب محمد ایوب خان (وزیر برائے سائنس وانفارمیشن ٹیکنالوجی): میں خیبر پختونخوا انفارمیشن ٹیکنالوجی بل، 2011 کو پاس کرنے کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa Establishment of Information Technology Board Bill, 2011 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the Bill is passed.

(شور)

جناب سپیکر: اوس خو اووایه کنه، شه شکریه خو ادا کړه کنه، هغوی خو لا بل شه غواړی۔

وزیر برائے سائنس وانفارمیشن ٹیکنالوجی: هغوی خبره کوی ځکه غلے یم، شکریه ئے ادا کومه جی۔

جناب سپیکر: ایوب خان اشاڑی صاحب۔

وزیر برائے سائنس وانفارمیشن ٹیکنالوجی: مفتی صاحب جی خبره کوی نو ما وئیل که، ډیره مننه جی، ستاسو سپیکر صاحب! د دے ایوان او خصوصاً د ثاقب خان، شازیه بی بی، د مفتی کفایت صاحب، د نور سحر بی بی چه هغوی دا ډیر اهم او د صوبے د ترقئ د پاره یو بنیاد ایښودلو او دا دے وطن ته چه څه راپیښ دی، دا د هغے خلاف هم یو موثر هتهیار دے چه په دیکښے مونږ متفقه طور دا پاس کړلو۔ زه د دے ایوان ډیر زیات مشکور یمه، مننه جی۔

(تالیاں)

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا (ٹیچرز، لیکچررز، انسٹرکٹرز وڈاکٹرز کی تعیناتی، ڈیپوٹیشن، پوسٹنگز اور ٹرانسفرز) ریگولیٹری مجریہ 2011 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Honourable Minister for Health, to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa (Appointment, Deputation, Posting and Transfer of Teachers, Lecturers, Instructors and Doctors) Regulatory Bill, 2011. Honourable Minister Sahib.

(Applauses)

Syed Zahir Ali Shah (Minister for Health): Mr. Speaker, I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa (Appointment, Deputation, Posting and Transfer of Teachers, Lecturers, Instructors and Doctors) Regulatory Bill, 2011 in the House.

Mr. Speaker: It stands introduced.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب، یہ سب پارلیمانی لیڈروں کا متفقہ بل ہے تو اگر آپ اس کو لے لیں۔

جناب سپیکر: یہ تو ہاؤس کی مرضی ہے، میں اب-----

جناب عبدالاکبر خان: سپیکر صاحب، یہ متفقہ ہے اور پھر پتہ نہیں یہ بل کب آئے گا اور آج تو یہ بل آیا ہے تو ہماری درخواست ہے کہ ساری پارلیمنٹری پارٹیز کے لیڈرز نے اس پر میٹنگز کی ہے۔

وزیر صحت: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر صحت: جناب سپیکر! اس پر تمام پارلیمنٹری لیڈرز جتنے بھی اس ہاؤس کے ہیں ان تمام نے اس کے حوالے سے انہوں نے اس میں میٹنگز کی ہیں اور اس کے اوپر وہ متفق ہیں، تو لہذا میں سمجھتا ہوں کہ آج ہی اس کو ٹیبل کیا جائے اور آج ہی اس کو، اس کا کیونکہ پھر۔۔۔۔

Mr. Speaker: ٹیبل تو ہو گیا ابھی Honourble Minister for Health, to please move that the said Bill be taken in to consideration at once.

Minister for Health: I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa (Appointment, Deputation, Posting and Transfer of Teachers, Lecturers, Instructors and Doctors) Regulatory Bill, 2011 may be taken in to consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the said Bill be taken in to consideration at once. Those are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میں اس میں ایک امنڈمنٹ پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان! اگر آپ ایک بھی لائیں گے تو سارا سیٹ اپ خراب ہو جائے گا۔ ابھی اس وقت اس سٹیج پر میرے خیال میں۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب، میری جو امنڈمنٹ ہے، وہ بہت ہی Important ہے۔ اس میں ایک Lacuna ہے جس میں کالجز کو Include نہیں کیا گیا ہے تو اب کالجز جو ہیں نا، وہ اسی طرح رہیں گے، مطلب ہے باقی انسٹی ٹیوشنز میں تو اپوائنٹمنٹس ہو سکیں گی لیکن کالجز آپ کے رہ جائیں گے اور جو بڑے Important institutions ہیں، ایک جناب سپیکر۔ دوسرا وہاں پر جو لیکچرر کی Definition ہے، اس Definition پر بھی Lacuna ہے کیونکہ لیکچررز تو کامرس کالج میں لیکچررز ہوتے ہیں، تو یہ بات یہ صرف Definition کی حد تک امنڈمنٹ ہے، Main amendment نہیں ہے، وہ تو جی آپ نے بھی اور سات پارلیمنٹری لیڈرز نے۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ اگر آپ بعد میں لے آئیں اور بعد میں پاس کر لیں۔

جناب عبدالاکبر خان: ٹھیک ہے، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن اگر یہ کالجز آپ نکال دیں گے تو یہ تو مطلب ہے یہ بل پھر Redundant ہو جائے گا، یہ محدود ہو جائے گا اور ایجوکیشن سے نکل جائے گا۔

جناب سپیکر: اس سٹیج پر بڑا مشکل لگ رہا ہے، یہ اس وقت چاہیئے تھا کہ وہ پہلے کر لیتے۔ جی سردار بابک صاحب۔

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): شکریه سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، دا ډیر اهم بل دے او زما یقین دا دے، عبدالاکبر خان صاحب هم دا Thoroughly study کړے دے، دوئ د پارلیمانی لیډرانو، د مشرانو صاحبانو په موجودگئ کښے دا ډرافټ شوے دے نو لهذا په داسے انداز کښے خو مونږ ورسره اتفاق نه کوؤ چه داسے ئے تاسو پیش کړئ او بیا پاس کیدو طرف ته، په طریقه باندے چه په دیکښے بیا هم مونږ ته لږ وخت ملاؤ شی، کم از کم چه کوم امنډمنټس کول غواړی، کوم دغه کول غواړی -----

جناب عبدالاکبر خان: ټهیک ده که دوئ ته اعتراض وی نو نه به کومه۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: نو هغه ټهیک ټهاک طریقه باندے، نو بهرحال په دے موقع باندے -----

جناب عبدالاکبر خان: بس نه کوم جی۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: په دے موقع باندے چونکه ایجوکیشن ډیپارټمنټ چه دے، زمونږ پورا ډیپارټمنټ په دیکښے، د هغے متعلقه دے نو زه کم از کم سپیکر صاحب، په دے موقع باندے دا اتفاق نه کوم چه په دے وخت باندے دے دا پیش کړے شی او بیا د پاس کړے شی۔ دا ډیر اهم بل دے او چه Proper time دے ته ملاؤ شی نو دا به ډیره زیاته مهربانی وی جی۔

جناب سپیکر: نه دا خو ستاسو د طرف نه راغے او دا پارلیمانی لیډرانو پیش کړے دے۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: زمونږ ورسره اتفاق دے جی خو داسے خو نه، اوس په داسے طریقه باندے مطلب دا دے چه ------

جناب عبدالاکبر خان: بس زه ئے Withdraw کومه۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: او جی، بالکل۔ مهربانی، مهربانی۔

جناب سپیکر: بس هغه Withdraw شو کنه۔

جناب بشیر احمد بلور {سینئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: نه، دا خو تاسو پارلیمانی لیډرانو ټولو کړے دے۔

جناب عبدالاکبر خان: {جناب بشیر احمد بلور سینئر وزیر (بلدیات) سے} دا څنګه، پاڅه کنه خپله خبره اووایه کنه؟

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا (ٹیچرز، لیکچررز، انسٹرکٹرز و ڈاکٹرز کی تعیناتی، ڈیپوٹیشن، پوسٹنگز اور ٹرانسفرز) ریگولیٹری مجریہ 2011 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: ‘Consideration Stage’: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 to 12 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 12 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it; Clauses 1 to 12 stand parts of the Bill. Preamble also stands part of the Bill. Now, the honourable Minister for Health, to please move that the said Bill may be passed.

جناب بشیر احمد بلور {سینئر وزیر (بلدیات)}: سپیکر صاحب، زه دیکښے یو عرض کوم۔

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب، خو دا-----

سینئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر صاحب، دا نن عبدالاکبر خان چه کوم دا کالجز پکښے Include کړی دی، پلیز دا به مونږه------

جناب سپیکر: پلیز، دا پکښے نشته جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، کالجز هم پکښے نشته۔

جناب سپیکر: کالجز پکښے نشته جی۔

سینئر وزیر (بلدیات): دا نشته کنه، مونږ Include کول غواړو، تاسو هاؤس نه تپوس اوکړئ۔

جناب سپیکر: دے سټیج کښے اوس څه کیږی، اوس Passage Stage ته لاړو۔

جناب عبدالاکبر خان: نه Passage لا نه دے شوے، مونږ خو-----

جناب سپیکر: Considerationختم شو، هغه تاسو پرے Yesاو کړو۔

سینئر وزیر (بلدیات): دا ریکویسټ کوؤ هاؤس نه تپوس اوکړئ، مونږ دا وایو چه۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Preambleپورے زه اورسیدم، اوس پکښے څنګه راوړے جی؟ نه نو دغه خو خبره ده کنه۔

سینئر وزیر (بلدیات): دا زه عرض کوم کنه، تاسو هاؤس نه بیا تپوس اوکړئ۔ مونږ خپلو کښے خبره او نه کړے شوه، په دے پاتے شوه، تاسو هاؤس نه تپوس اوکړئ چه مونږ دا بیا دیکښے مونږ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه، دلته دے سټیج ته کوم امنډمنټ ما له راغلے دے چه زه ئے واخلمه۔

سینئر وزیر (بلدیات): نه مونږ Verbal amendmentتاسو ته ریکویسټ کوؤ چه۔۔۔

جناب سپیکر: هغه Verbalهم کوم دے جی؟

جناب عبدالاکبر خان:

سینئر وزیر (بلدیات): دیکښے کالجز پکښے نشته۔

جناب عبدالاکبر خان: صرف یو Definitionکښے دے، یو Definition Clause کښے دے۔

سینئر وزیر (بلدیات): د دے هغه بل اهمیت به ختم شی جی۔

جناب سپیکر: جی خوشدل خان صاحب، څه کیدے شی؟ آنریبل ډپټی سپیکر، خوشدل خان صاحب! Consideration Stageختم شو، اوس څه اوکړو؟

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: زمونږ مشر ریکویسټ اوکړو او دغسے عبدالاکبر خان اوکړو نو Verbal amendmentاوکړئ او دا ډیر ضروری دے ځکه چه دا ټول Bill مونږ اوکتو، دا مونږ ډسکس کړو، دیکښے کالجز نشته، لکه فرض کړه ستا

متهرا کښے کالج وی او هلته یو پوسټ خالی وی نو هلته بیا څنګه به ځی؟ زه وایم دا ډیر Important amendment دے او دا پاتے دے۔

جناب سپیکر: نه ټهیک دے ، اصولاً ستاسو خبره ټهیک ده خو-----

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: نه، دا زمونږ کالجونه چه وو ، هغے کښے-----

جناب سپیکر: هغه وخت کښے تاسو پرے دغه شوے نو------

سینئر وزیر (بلدیات): په دنیا کښے د برطانیے اسمبلی چه ده، هغه نر نه ښځه او ښځے نه نر جوړولے شی، مونږ دا ټول هاؤس تاسو ته ریکویسټ کوؤ، پخپله چه څه امنډمنټ دے ، هغه ورته اوکړئ او رولز بدل کړئ خو مونږ دا وایو چه دا پکښے Include کړلے شی نو That is possible, the House can do, we request you for that; so, I think there is no problem for that.

جناب سپیکر: جی میاں صاحب! ته څه وائے ؟ Mr. Abdul Akbar Khan, please move your amendment.

Mr. Abdul Akbar Khan: Janab Speaker, I beg to move that in Clause 1, sub clause (2) after the 'lecturer' the words 'in colleges as well as commerce colleges' may be added.

یہ تو ایک ہے سر۔اور پھر

In Clause (2) a new para (AA) may be added: Colleges means degree college, and in Clause (2)

جناب سپیکر: پښتو کښے ، پښتو کښے وایئ جی، پښتو کښے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، یہ جو کلاز (1) ہے،اس کی سب کلاز (2) میں لیکچرر دیا گیا ہے لیکن لیکچرر کالج میں نہیں ہے تو Definition Clause میں پھر کامرس کالج میں بھی لیکچررز ہوتے ہیں تو اسلئے اس کا مطلب کامرس کالج کا لیکچرر لیا جاتا ہے، ڈگری کالج کا لیکچرر نہیں لیا جاتا، تو اسلئے میں نے کالج کو ڈال دیا ہے اس پہلے میں، لیکچرر کے بعد کالجز، Lecturers in colleges اور دوسری جناب سپیکر، پھر جو کلاز 2 میں میں کہہ رہا ہوں، وہ چونکہ (aa) یہ میں Add کر رہا ہوں، (a) کے بعد، جو سب پیرا (a) ہے اس کے بعد میں (aa)، کیونکہ یہ جو (c) میں آتا ہے کالجز، تو یہ (aa) میں Add کرنا چاہتا ہوں اور اس میں میں کالجز کی Definition میں ڈگری کالج ڈالنا چاہتا ہوں کہ College means degree college، تو وہ مختص ہو جائے گا کہ ڈگری کالج اس سے مقصد ہے اور جناب سپیکر، پھر یہ آپ ذرا اس کو

دیکھیں کہ In Clause 2, in para (e), after the word institution، اس میں اب After the word institution کے بعد انہوں نے کالج کا نہیں لکھا تھا، انہوں نے Institution کا لکھا تھا ٹیکنیکل انسٹی ٹیوشنز، تو کالجز تو ٹیکنیکل انسٹی ٹیوشنز میں نہیں آتا، اسلئے میں نے اس کو Specify کر دیا کہ ٹیکنیکل انسٹی ٹیوشنز، پھر میں نے اس میں صرف لکھ دیا As well as colleges تو صرف یہ کالجز کا فرق ہے، تینوں امنڈمنٹس کالجز کے متعلق ہیں تو آپ اگر ہاؤس سے پوچھ لیں جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: Preamble/ long title سره به څه کوے ؟

جناب عبدالاکبر خان: سر، سب کلازون میں اور کلاز 2 میں امنڈمنٹ چاہتا ہوں۔ Preamble تو وہی رہے گا، Long title بھی وہی رہے گا۔

جناب سپیکر: دا او گورئ جی، Instructors in technical institutions، دا به هم Change کوئ، Long title او گوره کنه جی۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، میں نے پڑھا ہے سر، آپ۔۔۔۔

جناب سپیکر: اود ریږئ جی، لږ دا کلیئر کړو نو بیا به تاسو او به وایئ۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! آپ دیکھیں یہ جو Clause 1 کا Sub clause (2) ہے، اس میں جو Wording ہے، وہ یہ ہے، جو Original wording ہے: It shall apply to teachers serving in primary, middle, secondary and higher secondary school, lecturer and instructors serving in technical institutions, lecturers and instructors in technical institutions، تو اس میں کالج کو Specify نہیں کیا گیا تو اس کا مطلب ہے کہ صرف ٹیکنیکل انسٹی ٹیوشنز، پھر جہاں پر ٹیکنیکل انسٹی ٹیوشنز کی Definition کی بات ہے تو وہاں پر انہوں نے کامرس کالج ڈال دیا ہے لیکن ڈگری کالج نہیں ڈالا ہے تو اس لئے ڈگری کالج جو کہ بڑا Important ہے اس لئے میں ادھر College add کرنا چاہتا ہوں سر، بہت معمولی امنڈمنٹ ہے۔

جناب سپیکر: تو Preamble میں بھی پیش کریں نا، اس میں بھی پیش کریں، Long title میں اور Preamble میں بھی پیش کریں۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں Preamble میں، ٹھیک ہے سر۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان! میں آپ کو یہ بتادوں، یہ بہت، Very poor اور Bad precedent ہم قائم کررہے ہیں، Any how آپ کی وہ ہے تو جو بھی آپ کی رائے ہو، ہاؤس کی، میں اس پر چلوں گا لیکن .This is not a very good precedent۔ جی اس میں امنڈمنٹ پیش کریں، بس ابھی میں آپ کے پاس جارہاہوں، میں کیاکروں؟

جناب عبدالاکبر خان: سر، میں Preamble میں صرف Lecturers in colleges-----

جناب سپیکر: One by one، ایک بھی غلطی نہ رہے۔

جناب عبدالاکبر خان: یہ سر، اگر آپ Preamble میں آتے ہیں تو وہاں پر لیکچرر کے بعد In colleges-----

Mr. Speaker: Just a minute, just a minute.
Mr. Abdul Akbar Khan: The word ‘lecturers in colleges’ may be added.
Mr. Speaker: Lecturers.
Mr. Abdul Akbar Khan: In colleges.
Mr. Speaker: In colleges.
Mr. Abdul Akbar Khan: Ji. Preamble, preamble.

جناب سپیکر: یہ بھی بتادیں کہ Long title میں بھی، کہ اس کو علیحدہ پڑھیں گے؟

جناب عبدالاکبر خان: نہیں Long title میں تو خیر ہے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ سر، ادھر تو لیکچرر کالفظ ہے، ادھر تو نہیں ہے لیکن صرف Definition کی حدتک ضروری ہے۔

جناب سپیکر: lecturers in colleges، لیکچرر ٹیکنیکل ایجوکیشن میں بھی آتے ہیں، یہ تو ہے اس میں نا، هغے کښے انسټرکټرز دی؟

جناب عبدالاکبر خان: او کنه۔

جناب سپیکر: Long title میں بھی، اودریږه جی مفتی صاحب! چه دے پیش خو کړی ئے کنه۔

جناب عبدالاکبر خان: سر میں کہتاہوں سر، اب یہ Preamble پڑھتاہوں:

“WHEREAS it is expedient to regulate by law appointments, posting and transfers at local level, of teachers serving in primary, middle, secondary and higher secondary schools, lecturers and instructors in technical institutions and colleges and doctors in health facilities and to ensure the availability of teachers in schools,

lecturers in colleges and instructors in technical institutions and the doctors in health facilities, and to regulate the deputation of doctors abroad, and to provide for matter connected there to, therewith or ancillary thereto;" سر، میں پھر اس کو کرتا ہوں، آپ ہاؤس سے پوچھ لیں تو

جناب سپیکر: د (a) نه لاندے کنه، دے Billنه لاندے دا هم اووايئ جی۔

جناب عبدالاکبر خان: سر؟

جناب سپیکر: یہ Billکے نیچے، Aکے نیچے Billلکھا ہے، Billکے نیچے۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں، پہلے اس میں: "to regulate by law appointments, postings and transfers of teachers serving in primary, middle, secondary and higher secondary schools, lecturers in colleges and instructors in technical institutions."

جناب سپیکر: ابھی میں ہاؤس سے پوچھتا ہوں۔

Mr. Abdul Akbar Khan: Means, where ever the word 'lecturers' appear, the words 'in colleges' may be added.

جناب سپیکر: میں ہاؤس سے پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ یہ عبدالاکبر خان نے۔۔۔۔

الحاج حبیب الرحمان تنولی: جناب سپیکر، میرا ایک پوائنٹ ہے، مجھے ایک منٹ دے دیں، بہت ضروری ہے جناب۔

جناب سپیکر: یہ تو پھر سب کو میں ٹائم دوں گا۔

الحاج حبیب الرحمان تنولی: یہ ایک دو کی بات نہیں ہے سر، ہم یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ ان میں میڈیکل سٹاف ہے اور میڈیکل ٹیکنیشنز ہیں تو ان کو آپ نہیں لے رہے ہیں، جہاں پرائمری ٹیچرز کو لے رہے ہیں اور وہاں پہ سر، ڈاکٹروں کو لے رہے ہیں، وہ باقی جو سٹاف ہے اس کو آپ بالکل نہیں لے رہے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: یہ آپ جو کر رہے ہیں، جو پبلک سروس کمیشن کی ترمیم میں ہے، ان کو ایڈہاک اپوائنٹمنٹ کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب، مفتی صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ، جناب سپیکر۔ آج جس طرح قانون سازی ہو رہی ہے، یہ دو تین سالوں میں ایسی نہیں ہوئی۔ جناب سپیکر، ہماری خوش قسمتی ہے یا کیا ہے کہ ہم سارا ہاؤس عبدالاکبر خان کی مرضی پہ چلاتے ہیں۔ میرا خیال تو یہ ہے کہ اس کو Code of conductمیں چلانا چاہیئے، ہمیں کسی کی مرضی پہ نہیں

چلنا چاہیئے۔ جناب سپیکر، آپ کہتے ہیں کہ ہاں میں ہاؤس سے پوچھتا ہوں، اس میں ایک چھوٹا سا کارنر ہمارا بھی ہوتا ہے تو ہماری بات نہیں سنی جاتی۔ اب کتنی پیچیدگی ہے، وہ آپ کو لکھ کر بھی نہیں دیتے، Verbally اب آپ کو بتاتے ہیں اور اتنی پریشانی پیدا کر رہے ہیں، ایسی کونسی قیامت آ گئی تھی کہ آج ہی پاس کرنا چاہتے ہیں؟ کل خدانخواستہ کوئی بلا آ رہی ہے۔ میں اس سے اختلاف کرتا ہوں۔ سردار حسین بابک صاحب نے کہا تھا کہ اس کو Proper طریقے سے لیا جائے، اس کو طریقے سے نہیں لیا گیا۔ ہمیں تو یہ بھی نہیں بتایا جا رہا ہے کہ یہ اتنا ضروری ہے اور آج ہی شب خون کیا مارا جا رہا ہے؟ میں اس کے خلاف واک آؤٹ کروں گا۔ یا تو اس کو Proper طریقے سے لایا جائے اور میں یہ بھی عرض کروں کہ اگر یہاں مجھے داد رسی نہیں ملی تو میں اس کے خلاف ہائی کورٹ جاؤں گا اس لئے کہ میرا حق جو ہے وہ کھایا جا رہا ہے، ضائع کیا جا رہا ہے، میں اس پر Compromise نہیں کروں گا۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی زمین خان، زمین خان۔ جی عبدالاکبر خان۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔

<u>جناب اقبال دین:</u> جناب سپیکر صاحب، زه دلته کښې یو گزارش کول غواړم چه دا د په Proper طریقه باندې راوستلې شي او ټولو ممبرانو ته د د دې حق ورکړلے شي چه هغوی په دیکښې کوم قسم ته امنډمنټ راولی او بیا په بله ورځ باندې پیش کړے شي۔ په Proper طریقې باندې د راوستلې شي۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی عبدالاکبر خان۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جناب سپیکر، ایک طرف تو کہتے ہیں کہ لیکچررز نہیں ہیں، روزانہ اٹھتے ہیں کہ ڈاکٹرز نہیں ہیں، لیکچرر نہیں ہیں اور جب ہم امنڈمنٹ لاتے ہیں تو پھر ایسی باتیں کرتے ہیں۔ یہ دوغلی پالیسی کرتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> قلندر خان لودھی۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> نہیں سر، ہم اس پر بیٹھے تھے، سب پارلیمانی لیڈر بیٹھے تھے، سب نے اس کو Thrash out کیا ہے اور سب نے اس پر بات کی ہے۔ صرف اس میں ایک بات عبدالاکبر خان کہنا چاہتے ہیں کہ In colleges تو In colleges میں کہنا کوئی، اس میں امنڈمنٹ میں کر دوں تو اس میں کیا فرق پڑتا ہے؟ In college میں کہتا ہوں، باقی تو سر ان کو اعتراض نہیں ہے لیکن In

colleges، وہ Omit ہو جائے، باقی سر ہم سب پارلیمانی لیڈروں نے اس پر Thrash out کی ہے، بڑی اس پر بات کی ہے، آپ کی سر براہی میں ہم نے اس پر سب کچھ کیا ہے تو اس میں تو کوئی جواز رہتا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: نہیں اس میں۔۔۔۔۔

حاجی قلندر خان لودھی: تو سر، یہ صرف کالجز میں کرتے ہیں تو اس کو کر لیں۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ کی بات صحیح ہے لودھی صاحب! کہ اس پر واقعی پارلیمانی لیڈر سب نے بحث کی تھی، کافی ٹائم گزارا ہے۔

حاجی قلندر خان لودھی: جی بالکل۔

جناب سپیکر: لیکن ہم اس کو بہت کم وقت میں لے آئے، Any how ابھی ہاؤس سے پوچھتا ہوں کہ جو امنڈمنٹس ابھی عبدالاکبر خان نے بیان کی ہیں، جو ان کے حق میں ہیں وہ 'ہاں' میں جواب دیں۔

آوازیں: ہاں۔

جناب سپیکر: جو مخالفت میں ہیں وہ 'ناں' میں جواب دیں۔

آوازیں: ناں۔

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendments are accepted.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا (ٹیچرز، لیکچررز، انسٹرکٹرز و ڈاکٹرز کی تعیناتی، ڈیپوٹیشن، پوسٹنگز اور ٹرانسفرز) ریگولیٹری مجریہ 2011 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Now the honourable Minister for Health, to please move that the said Bill may be passed with amendments.

Syed Zahir Ali Shah (Minister for Health): I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa (Appointment, Deputation, Posting and Transfer of Teachers, Lecturers, Instructors and Doctors) Regulatory Bill, 2011 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the said Bill may be passed with amendments? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the Bill is passed.

(Applause)

(اس مرحلہ پر مفتی کفایت اللہ، رکن صوبائی اسمبلی ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

میاں نثار گل کاکاخیل: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: اودریږہ، ایک دو منٹ دے دیں تاکہ یہ ایجنڈا نمٹالیں۔

مجلس قائمہ برائے قواعد انضباط وطریقہ کار، استحقاقات اور سرکاری یقین دہانیوں پر عملدرآمد سے متعلق رپورٹ کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Honourable Chairman, Standing Committee No. 1 on Procedure and Conduct of Business Rules, Privileges and Implementation of Government Assurances, to please present before the House the report of the Committee.

Mr. Khushdil Khan Advocate (Deputy Speaker): Thank you, Mr. Speaker; I beg to present the report of Standing Committee No. 1 on Procedure and Conduct of Business Rules, Privileges and Implementation of Government Assurances (Amendment) in the House. سر، یو منٹ اخلمه زه۔ دا چه کله اٹھارهویں ترمیم پاس شو او منظور نو هغے This is regarding the cabinet چه کوم دے نو 91شو نو بیا آرٹیکل کبنے هغوی د وزیراعلیٰ صاحب الیکشن کبنے څه امنډمنټس راوستل نو دے وجے زمونږ د رولز چونکه بیا د دے نوی امنډمنټ مطابق نه وو نو هغے کبنے Consistency پیدا کولو د پاره امنډمنټ عبدالاکبر خان اور اسرار اللہ خان گنډاپوراو آنربیل ممبرز راوستو او Which the House referred to the Committee، نو هغه مونږ پاس کړو یعنی کمیټی هغه Considerکړو نو هغه Rule 16، Election of Chief Minister to be without debate، بیا 17مونږ Substituteکړو Filling of nomination paper، بیا جناب عالی، Rule 18: Scrutiny، بیا procedure 18 (a): withdrawal, 18 (b): election, 18 (c): when Governor required the Chief Minister to obtain an oath of confidence, 18 (d): Resolution of vote of no confidence against the Chief Minster, 18 (e) Governor to be informed، د خیز مو راوستو او دا مطلب دے کنفیوژن ئے رواستو، اوس Consistency د دے پیدا شوه جی۔ تهینک یو۔

Mr. Speaker: It stands presented.

مجلس قائمہ برائے قواعد انضباط وطریقہ کار، استحقاقات اور سرکاری یقین دہانیوں پر عملدرآمد سے متعلق رپورٹ کا منظور کیا جانا

<u>Mr. Speaker</u>: Now the honourable Chairman, Standing Committee No. 1 on Procedure and Conduct of Business Rules, Privileges and Government assurances, to please move that the report of the Committee may be adopted.

<u>Mr. Khushdil Khan Advocate (Deputy Speaker)</u> Thank you very much, Sir. Now I request that the said report may be adopted.

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is that the report of the Standing Committee No. 1 on Procedure and Conduct of Business Rules, Privileges and Government assurances may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The report is adopted.

(Applause)

نکتہ اعتراض

<u>Mr. Speaker:</u> Now ruling on April, 2011. The honourable Minister for Law and Parliamentary Affairs raised a point of contest of direction given to the Board of Revenue department, saying that the Chair had no authority to issue directions to the departments directly. He contended that such authority only rests in the Chief Minister. He went on say that the role of Speaker is like a convener or refry. On subsequent day, Mr. Israrullah Khan Gandapur, MPA, referring to the point of the honourable Minister, reported in various section of Press, contended that rule 241 of the Provincial Assembly Rules, provides that the Speaker can issue direction in any matter arising out of the business of the Assembly. Mr. Abdul Akbar Khan, MPA seconded the honourable Member adding that Speaker is considered as custodian of the House and all matters are brought before the House through the Chair, and if the Chair cannot pass any direction, as contended by the honourable Minister for Law and Parliamentary Affairs, then what is the need of this post, and why it is considered as custodian of the House?

I would like to clarify the issue. Under the scheme of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, the parliamentary form of government is based on trichotomy, ------

(Disturbance)

<u>جناب سپیکر</u>:پلیز، غلام قادر خان! اپنی سیٹ پر بیٹھ جائیں، یہ بہت اہم رولنگ میں دے رہا ہوں، اس وقت کوئی Disturbance نہ ہو۔

The Legislature, the Executive and the Judiciary. Legislature is considered as supreme Organ, as all the rest of the institutions are the outcome or production of the Legislature. The Chief Minister as chief executive of the Government and the Chair, too, are the out come of this August House. They are elected by the House itself and no body else. In such context the House is supreme and not the individual. However, the House is presided over by the Speaker as provided under the Constitution and the rules in vogue, and the Chief Minister or any other Minister is accountable to the House as provided in the Constitution. Moreover, Speaker is, as rightly pointed out by the honourable Members, considered as the custodian of the will of legislatures and if the Legislators bring any issue to the House, which the Government also supports, then the Speaker has to issue directions to the departments to act upon accordingly. In case the contention of the Law Minister is admitted it would undermine the sanctity not only of the chair, but also of the House itself, as the Chair derives its power from the House. Moreover, if the contention of the honourable Law Minister is admitted for a while, then the departments would not be bound to provide any reply to the business of the House like question, resolution, adjournment motions and bills etc and in such circumstances the very essence of accountability cannot be performed, which will lead to bad governance.

About the Speaker’s positions, I would like to quote from the Practice and Procedure of Parliament fourth edition, which says that: “the importance of the prestige and authority of the Speaker has been recognized from the outset of the country’s independence. Speaking on 8 March, 1958, on the occasion of the unveiling of the portrait of Speaker Patel, Prime Minister Jawaharlal Nehru observed”.

The Speaker represents the House. He represents the dignity of the House, the freedom of the House and because the House represents the nation, in a particular way, the Speaker becomes the symbol of the nation's freedom and liberty. Therefore, it is right that he should be an honoured position, a free position and should be occupied always by men of outstanding ability and impartiality.

Here I would like to clarify that giving any direction to the department by the Chair does not mean to step into the shoes of the Chief Minister or any other Minister, but one should look on the direction itself. The direction, which I had given to the Board of Revenue department in view of discussion on corruption allegedly made by the Revenue Staff, for a long time of three days as a custodian and according to the will of the House and the Nation. No transgression of power has been made by the chair. Here I would like to quote that on a number of occasions, the cabinet Members requested the chair for issuance of direction, as matter relating to their Ministries were not obstructed. The House would recall that Mr. Hidayatullah Khan, Minister for Livestock, for the revival of the cooperative bank, asked the Chair for intervention as the issue was obstructed in the Law department. Mian Iftikhar Hussain, Minister for Information approached the Chair for intervention, when a matter relating to the Local Government department was highlighted, and none of the officer of the department was present in the gallery. The honourable Minster for Elementary and Secondary Education asked the Chair to support, on an issue of the department pending with the Finance department. There are dozen of other examples, but I need not to go into further details. I once again clarify that I have never given any direction on my own, but on the request and will of the House. However, at this juncture, I request the House, particularly the cabinet, not to highlight such issue, which lead to undermine the sanctity of the House, because if today any one is in power, tomorrow may not be having that position, so we should not look to the personalities, but to the Institutions. The point of order is disposed of.

میاں نثار گل کاکاخیل: جناب سپیکر، میں ایک ضروری بات کرنا چاہتا ہوں، اگر آپ اجازت دیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! بہت سویرے سے، جی میاں صاحب، مختصر خبرہ جی۔

میاں نثار گل کاکاخیل: مختصر جی۔ جناب سپیکر، جس طرح آپ نے رولنگ دی، میں ڈپٹی سپیکر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جمعہ کے دن انہوں نے رولنگ دی تھی کہ ہیلتھ منسٹر اسمبلی آجائیں اور ہیلتھ منسٹر کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آج اس ایوان کا تقدس رکھا اور اس ایوان میں موجود ہیں۔ جناب سپیکر، میں نے کرک کے متعلق کچھ تحفظات کا اظہار کیا تھا اس وقت ہیلتھ منسٹر موجود نہیں تھے، اب ٹائم کی بھی کمی ہے، میں صرف یہ ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ ہم ایوان میں اپنے ضلعوں کی اور اپنے حلقوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ اگر ہیلتھ منسٹر چاہتے ہیں تو ہم دونوں نے، ملک قاسم نے بھی اور میاں نثار گل یعنی میں نے بھی اس ایوان میں ہیلتھ کے متعلق، کرک کے ہیلتھ کے متعلق کچھ باتیں کی تھیں، اگر یہ مناسب سمجھتے ہیں تو ہمیں ایک ٹائم دے دیں، کم از کم ان کو بتادیں کہ اس ضلع کو ہم Represent کرتے ہیں، اس اسمبلی میں آتے ہیں۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ میں اسمبلی میں وہ باتیں بولوں، Repeat کر لوں لیکن میں خوش ہوں کہ میرے سامنے کیمرہ بھی پڑا ہوا ہے اور ہیلتھ منسٹر کو میں پورا دیکھ نہ سکا اور آج فوٹوگرافر بھی دھڑا دھڑ آرہے تھے اور ہیلتھ منسٹر کے فوٹوگراف لے رہے تھے لیکن میں اس ایوان میں خوشدل صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے رولنگ دی تھی کہ آج کے دن ہیلتھ منسٹر موجود ہوں گے اور میں ہیلتھ منسٹر کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ایوان کا تقدس رکھا اور آگئے اور میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کرک کے متعلق جو ہمارے تحفظات ہیں، دونوں ایم پی ایز صاحبان، اس کیلئے ہیلتھ منسٹر کو ریکویسٹ کرتا ہوں کہ جب بھی وہ مناسب سمجھیں، ہمیں ٹائم دے دیں کہ ہم ان کو ہیلتھ کے متعلق تحفظات بتا سکیں۔ تھینک یو، سر۔

جناب سپیکر: بہتر ہے کہ آپ ٹی ٹائم بریک میں۔۔۔۔۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، اگر آپ اجازت دیں تو۔

جناب سپیکر: جی، آپ کا بھی اسی سے۔۔۔۔۔

حاجی قلندر خان لودھی: جی۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، ذرا ہیلتھ منسٹر صاحب۔۔۔۔۔

حاجی قلندر خان لودھی: دونوں کا جواب دے دیں نا جی۔ وہ بھی اسی سے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ بھی اسی سے ہے نا، میں تو یہ پوچھتا ہوں نا۔ جی منسٹر صاحب! تاسو یو منٹ کبنیئ۔ لودھی صاحب، قلندر لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے گورنمنٹ کے علم میں یہ چیز ہم لائے تھے ڈیلی ویجز کی کہ میرے ٹیچنگ ہسپتال، ایوب ٹیچنگ ہسپتال ایبٹ آباد میں چار سو لڑکے ہیں جو ڈیلی ویجز پر ہیں جن کو مارچ کی تنخواہ بھی نہیں ملی اور اپریل کی بھی۔ ابھی یہ مہینہ ختم ہو گیا، وہ بھی ان کی تنخواہ نہیں ملی، تو اس پر تقریباً 38 لاکھ روپیہ آتا ہے اور اس میں بڑی عجیب بات یہ ہے کہ اس میں ڈیلی ویجز پر ڈاکٹرز ہیں، انجینئرز ہیں اور نرسز کو بھی رکھا ہوا ہے۔ ان کے 18 لاکھ روپے بنتے ہیں۔ ان کی تو کوئی ضرورت تھی یا نہیں تھی لیکن باقیوں کی بھی لیکن اس وقت وہ لوگ سب تنخواہ مانگ رہے ہیں، بڑا Agitation ہے ان کا اور چونکہ میں نے ریکویسٹ کی تھی چیف منسٹر صاحب سے، ایک سانحہ پہلے بھی تھا 12 اپریل کا اور اس کے وقت یہ لڑکے سب اٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے مجھے یہ اطلاع دی اور یہ ڈائریکٹیو بھی ایشو کیا تھا سیکرٹری ہیلتھ کو کہ مجھے پوری رپورٹ دیں اور اس کیلئے انہوں نے Promise کیا اور پھر انہوں نے یہ کہا تھا کہ میں نے فنانس منسٹر سے بھی بات کی ہے اور ہم ان کو یہ Payment کریں گے، تو آج چونکہ میری خوش قسمتی ہے کہ منسٹر صاحب آئے ہوئے ہیں تو یہ ایشورنس دے دیں تاکہ ہم ان لوگوں کو گورنمنٹ کا پیغام Convey کر دیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک۔ محمد علی خان! هیلتهـ سره دے ؟

جناب محمد علی خان: نه دے سره نه دے جی، بیله خبره ده، بله خبره ده جی۔

جناب سپیکر: هں، بله، دا لږ یو منټ۔ هیلتهـ سره که د چا څه خبره وی هغه اوکړئ جی۔

جناب عطیف الرحمان: زما شته جی۔

جناب سپیکر: جی عطیف خان۔

جناب عطیف الرحمان: جناب سپیکر صاحب! دا زما او د عالمگیر خان هم یوه خبره ده او مونږ لکه ډیر زیات د خپلو مشرانو په نوټس کښے هم دا خبره راوستے ده چه زمونږ په حلقو کښے د کلاس فور چه کوم پوسټونه دی، خاصکر په هیلتهـ ډیپارټمنټ کښے، هغه زمونږ د حلقے یو خو داسے حال دے، ټولے زمکے زمونږ نه حکومت د مختلفو سکیمونو د پاره اغستے دی او بیا په هغے کښے کلاس فور راځی جی، د بهر د نورو ځایونو نه پکښے خلق بهرتی کیږی او زمونږ د عوامی نیشنل پارټئ، د پیپلز پارټئ یو جوائنټ پارلیمانی پارټئ اجلاس کښے دا

فیصلہ هم شوے وہ، وزیراعلیٰ صاحب دا فیصلہ کڑے وہ چہ د کوم ایم پی اے پہ حلقہ کښے کلاس فور پوسٹ وی نو دا بہ د هغه ایم پی اے پہ Recommendation باندے کیږی او کہ چرے داسے آرډرونہ اوشو نو هغه آرډرونہ بہ بیا زہ کینسل کومہ۔ سپیکر صاحب! یو ځل زمونږ پہ حلقہ کښے د نهه کسانو کلاس فورو آرډر اوشو پہ نرسنگ کالج کښے، پہ هغے کښے مونږ پہ فلور آف دی هاؤس دا خبرہ کړے وہ چہ یرہ هیلتھ منسټر صاحب زمونږ مشر دے، بل د پیپلز پارټئ صوبائی صدر هم دے نو خیر دے د دوئ کوټہ د پکښے لږہ سیوا وی خو چہ کم از کم زمونږ هغه حصہ پکښے وی۔ بیا جی شپږ کسان د ریگی پہ بی ایچ یو کښے بهرتی کړل، پہ هغے کښے زمونږ پریویلج کمیټئ تہ هغه کیس حوالہ شولو۔ پہ هغے کښے دا Decisionاوشو چہ یرہ بهئ مونږ ستاسو کسان پہ دیکښے Accommodate کوؤ۔ بیا جی پہ حیات آباد میډیکل کمپلکس کښے اووہ کسان بهرتی شول۔ دغسے پہ خیبر میډیکل ډینټسټری کالج کښے لس دولس کلاس فورہ بهرتی کړل نو ځائے پہ ځائے باندے جی زمونږ حق وهلے شوے دے او مونږ د دے خبرے دا دغه کوؤ چہ یرہ پہ دے باندے کښینو او یو کلیئر خبرہ پرے باندے وضع شی چہ بهئ اخر مونږ هم د خپلو حلقو نمائندگی کوؤ او مونږ هم چہ دلتہ کښے راغلی یو، خلقو مونږ باندے اعتماد کړے دے او کلاس فور بہ څہ نوکری وی یا بہ چپراسی وی یا بہ چوکیداری وی یا بہ سوئیپری وی او چہ پہ هغے باندے هم شاہ صاحب د بنار نہ کسان راولی او مونږ تہ ئے پہ حلقو کښے بهرتی کړی نو دا زمونږ سرہ حقیقت دا دے چہ یو ډیر زیاتہ نا انصافی دہ۔ پکار دا دہ چہ د دے ازالہ اوشی او مونږ د خپلو مشرانو پہ نوټس کښے دا خبرہ هم راوستے دہ نو ښہ خبرہ بہ دا وی چہ دا زمونږ اخری خبرہ دہ چہ دے ځل فلور آف دی هاؤس دا خبرہ کوؤ او کہ چرے آئندہ داسے حق تلفی زمونږ کیږی نو زہ دا خبرہ کومہ چہ آئندہ بہ بیا زمونږ رویہ چہ کومہ دہ، هغه بہ د دے نہ مختلفه وی او پکار دہ چہ شاہ صاحب د یو ډیرے فراخدلئ مظاهرہ اوکړی او دا زمونږ مشر ورور دے، مونږہ ورتہ دا وئیلی دی چہ بهئ کہ پہ یو ځائے کښے لس پوسټہ رااوځی، خیر دے یو اووہ، اتہ پکښے تہ اخلہ، دوہ درے پکښے مونږ لہ راکوہ خو کم از کم داسے د خو هم مونږ سرہ نہ کوی چہ یرہ مونږ د دیوال سرہ اولگوی

نو مونږ ترے نه دا خواست کوؤ، گزارش ورته کوؤ چه مونږ ته د د کشرانو په نظر باندے گوری او زمونږ حلق تلفی د نه کوی جی۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

جناب محمد عالمگیر خلیل: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی عالمگیر خان، عالمگیر خلیل صاحب۔

جناب محمد عالمگیر خلیل: ډیره شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ څنگه چه عطیف خان اووئیل، خبره دا ده چه زمونږ حق تلفی کیږی او خبرے به پاکے کوؤ، هغه د پښتو متل دے، دوئ کښے دا کار دے، په قصاب ورځی نو زور ئے د څاوری نه اوباسی۔ که څومره منستران دی، ورانه ئے خپلو کښے وی، د یو بل په حلقو کښے بهرتئ نه کوی نو زور ئے د ایم پی اے نه اوځی۔ خبرے به پاکے کوؤ، که هغه د نیشنل پارټئ وزیر دے او که هغه د پیپلز پارټئ وزیر دے، لانجے جوړے دوئ نه دی او غرق پکښے مونږه یو، نو یو مهربانی د اوکړی که زمونږ مشران دی او که د پیپلز پارټئ مشران دی نو دومره د اوکړئ چه کښینی د خپلو کښے او مونږ له د یو لار رااوباسی۔ دا نه چه زمونږ پکښے حق تلفی کیږی۔ سپیکر صاحب، ستا هم ښه کار روان دے، خفه کیږه مه، هر یو وزیر تا له بهرتی کوی۔ (قہقہے) پاکے خبرے کوم، زه لږ پاکے یو څو خبرے کوم، زۀ ټولو ته، منسترانو ته یو خواست کوم چه مهربانی اوکړئ چه زمونږ خپلو کښے Coalition دے نو بیا دا سے اوکړئ چه د غه خپل زور مونږ نه مه اوباسئ چه خپل زور اوباسئ۔ تاسو د خدائے اووهی چه په خپلو کښے د یو بل حلقو نه، خو د ایم پی اے نه زور مه اوباسئ چه د اے این پی ایم پی اے او د پیپلز پارټئ ایم پی اے پکښے Suffer کیږی او د پښتو متل دے، وائی چه ځوئے مے د خاوند وی او لور مے د وی عورته او زۀ یم سلامته، د پښتو یو متل دے، دوئ د پکښے سلامت وی او مونږ د پکښے غرقیږو۔ یو مهربانی دا ده، شاه صاحب! تاسو یو سپیشل سیکرټری هیلته بهرتی کړے دے، مونږ بله محکمه کښے سپیشل سیکرټری نه دے کتلے، ستاسو په دے هیلته کښے دے جی، ډاکټر صاحب نوم ئے را نه هیر شو، نورالایمان صاحب جی، د هغه کار صرف دا دے، هسپتالونو کښے گرځی چه کوم ډاکټر ئے

نه وی خوښ، پاکه خبره دا کوم چه زه به ورته لسټ ورکړم چه ملګری ډاکټرانو څوارلس، څوارلس او اته اته، شپږ شپږ په یو آرډر کښے هغه بدل کړی دی، اتحادی حکومت دے ته وائی؟ ما ورته ټیلیفون اوکړو، ما وئیل چه د ډاکټران سره ظلم مه کوه، دلته په دے علاقے کښے، دا هسپتال د خلیلو په خاوره جوړ دے، دا ډاکټر د خلیلو دے، دلته دے باندے د شلو کسو دغه روان دے، وائی دا زما خوښه ده۔ ښه دلته سپیشل سیکرټری هم دے، په وارډ کښے پروفیسر هم دے او مازیګر کښے کلینک هم کوی، زهٔ دا تپوس دے هاؤس نه کوم چه آیا دا په کوم قانون کښے دی چه یو سړے د ایډمنسټریشن هم چلوی، یو سړے د کلینک هم چلوی او یو سړے د په هسپتال کښے په میډیکل ای کښے پروفیسر هم وی؟ د وارډ خو بنیاد غرق دے چه پروفیسر نه وی او ایسوسی ایټ دے نه مخکښے تبنتیدلے وی چه ایسوسی ایټ پروفیسرنه وی، اے پی هم ډیوټی نه کوی، ته ورشه د میډیکل ای حالات اوګورئ، نو زهٔ یو ریکویسټ شاه صاحب ته کوم چه شاه صاحب! ته اوګوره خپل قانون کښے دا شته چه یو سړے په یو ټائم باندے درے درے عهدے ساتلے شی؟ دا زما یو ریکویسټ وو، څنګه چه عطیف خان اووئیل نو که مونږ له شاه صاحب، یو پنځه منټ هم راکړئ، زمونږ مسئلے حل کیږی، دا زما یو څو خبرے دی که دغه اوشی۔ زهٔ معافی غواړم۔

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر ہیلتھ، ظاہر علی شاہ صاحب، پلیز۔

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): شکریہ، جناب سپیکر۔ جو بات ہمارے بھائیوں نے کی ہے، میاں نثار گل صاحب، عطیف الرحمان صاحب اور اپنے عالمگیر خان نے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک انتظامی مسئلہ ہے اور میں چاہونگا کہ میں اس مسئلے کو جو چیف ایگزیکٹیو ہیں اس صوبے کے، ان کے ساتھ بیٹھ کر Sort out کروں کیونکہ یہ اگر میں آج باتیں کروں تو میرا بھی کافی باتیں کرنے کو دل کرتا ہے لیکن میں نہیں چاہتا کہ اس ہاؤس کا۔۔۔۔

(شور)

جناب عطیف الرحمان: اوکړه، اوکړه۔

وزیر صحت: آپ لوگ مجھے۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: No interference ، عاطف خان! کبنیئ، عاطف خان۔

وزیر صحت: نہیں، آپ کو مجھے Dictation دینے کی ضرورت نہیں ہے، میں آپ کو ڈیٹیل سے، دیکھیں جناب سپیکر، Janab Speaker! I am standing on the Floor; they do not have the right to dictate me-----

(Pandemonium)

Mr. Speaker: Atif Khan! No cross talking-----

(شور/قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: نه جی، کبنینه، واوره خو کنه، جواب واورئ نو بیا به-----

سید عاقل شاہ (وزیر برائے کھیل وثقافت): جناب سپیکر! یہ کوئی Objection ہے اس بات کے اوپر کہ باتیں مجھے بھی بڑی آتی ہیں، یہ کیا بات ہوئی؟ آپ بات کریں کھڑے ہو کے، یہ کیسی بات کر رہے ہیں؟-----

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، شاہ صاحب! آپ بیٹھیں۔

وزیر برائے کھیل وثقافت: آپ بات کریں، یہ تو کوئی بات نہیں ہوئی کہ مجھے بھی بڑی باتیں آتی ہیں، یہ کوئی چوک یادگار تو نہیں ہے، آپ اسمبلی کے فلور پہ کھڑے ہیں اور بات کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ وہ سن تو لیں نا کہ آگے کیا بات ہے؟ جی۔

وزیر صحت: میں کسی کی کسی بھی بات کا جواب دینا نہیں چاہتا، میں نے جیسے آپ سے بات کی کہ جو ہمارے صوبے کے چیف ایگزیکٹیو ہیں، چیف منسٹر صاحب، یہ ان کے لیول کی بات ہے، میں ان سے بیٹھ کر بات کرونگا اور یہ ٹیچنگ پرابلمز جو آرہے ہیں، یہ صرف One sided نہیں ہیں، یہ Both sided problems ہیں، اس کو ہم Sort out کریں گے اور وہ جو ان کی لیڈر شپ فیصلہ کرے گی، ہم اس کے اوپر مل کے جو فیصلہ کریں گے، ہم اس پر Implementation کریں گے۔ جہاں تک تعلق ہے لودھی صاحب کی بات کا تو وہاں پہ یہ جو سوال غالباً جاوید عباسی صاحب نے اٹھایا تھا، اس کے جو ملازمین ہیں، اس کے ایوب ٹیچنگ ہاسپٹل کے تو اس میں یہ تھا کہ وہاں پہ جو کچھ لوگ بھرتی کئے گئے تھے، ڈیلی ویجز کے اوپر اور جسکی بنیاد کے اوپر ہم نے وہاں کی جو انسٹی ٹیوشن مینجمنٹ کمیٹی ہے، سوائے چیف ایگزیکٹیو اور ایم ایس کے تمام کو ہم نے فارغ کیا ہے۔ اسکے اوپر پراونشل انسپیکشن ٹیم کی ایک انکوائری رپورٹ ہے اور جہاں تک ان کی تنخواہوں کا تعلق ہے، ان کیلئے ہم نے بندوبست کر لیا ہے کہ ان کو جون تک انشاء اللہ جو تنخواہیں ہیں،

ان کو مل جائیں گی۔اس کے بعد ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ یہ انکوائری کر رہا ہے کہ جو لوگ ڈیلی ویجز پہ بھرتی کئے گئے ہیں، ان کے کیسز کو کیسے Deal کیا جائے؟ تو جونہی وہ انکوائری، وہ جو ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ، اسٹبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ اس پر فیصلہ کرتا ہے تو آپ کے ہاؤس کے سامنے میں رکھ دونگا۔ تھینک یو، جی۔

جناب عطیف الرحمان: جناب سپیکر صاحب، زهٔ یو خبره کول غواړم، ډیرے خبرے شوے دی خو سپیکر صاحب، زه دا خبره کوم چه دلته منسټر صاحب ناست دے او چه څنگه شاه صاحب اوو‌ئیل چه یره چیف ایگزیکټیوآف دی پراونس چه کوم دے، دا به مونږ هغه سره Take up کوؤ دا خبره نو زما خیال دے او زه خو وایم تاسو اوس پکښے یو Date کیږدوئ او وزیر اعلیٰ صاحب به شی، تاسو به شئ، بشیر بلور صاحب به شی او شاه صاحب به شی جی، دا خبره Forever د پاره ختمول پکار دی ولے چه مونږ بار بار پاځو، شاه صاحب خو نه مونږ سره په دفتر کښے ملاویږی او نه والله په کور کښے ملاویږی، نه والله په دے ټیلیفون باندے ملاویږی او چه چا ته کومه خبره اوکړو، وائی چه یره د شاه په نوټس کښے راوله، اوس چه شاه صاحب مونږ سره ملاؤ شی نو هله به مونږ خبره کوؤ نو تاسو مهربانی اوکړئ چه تاسو په دیکښے اوس یو تاریخ اناؤنس کړئ چه یره د وزیر اعلیٰ صاحب سره کښینو، بشیر بلور صاحب د هم وی، خوشدل خان د وی، دا ټول چه کوم دے زمونږ یو جرگه جوړه شی او په دیکښے دا ټوله خبره جی یوائے زمونږ د پیښور نه، د غونډے صوبے خبره په دیکښے ختمه شی۔

میاں نثار گل کاکاخیل: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! تاسو څه وایئ؟

میاں نثار گل کاکاخیل: سپیکر صاحب! آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے کہا کہ چیمبر میں آجائیں اس لئے میں نے کہا کہ منسٹر اگر جواب دینا چاہیں تو دے دیں۔اس نے مجھے صاف انکار کر دیا، میں نے تو کہا کہ کرک کے متعلق بہت سے مسائل ہیں، اس میں 61 ڈاکٹرز نہیں ہیں اور اس مسئلے کیلئے Responsibility ہے کہ ہم ان کو رپورٹ دے دیں کہ ہمیں ڈاکٹرز دیئے جائیں۔ ہمارے کرک میں تین سال سے 61 ڈاکٹرز نہیں ہیں اور ہسپتال بند پڑے ہیں، کلاس فور اگر ہیلتھ منسٹر صاحب نہ دینا چاہیں کچھ بھی مجھے فکر نہیں ہے، خیر ہم نہیں بھرتی کریں گے لیکن ہیلتھ منسٹر کی یہ ذمہ داری ہوتی ہے کہ ہم

ایوان میں جو بات کرتے ہیں، چیف منسٹر ہمارے صوبے کے وہ ہیں لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر یہ نہیں چاہتے، نہیں بیٹھنا چاہتے تو پھر کوئی بات نہیں، ہم نے اپنے کرک کے مسائل کے مطابق۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی د کرک مسائلو باندے ستا سو څه خیال دے ؟

میاں نثار گل کاکا خیل: بہت سی باتیں ہیں جو میں کرنا چاہتا ہوں لیکن میرے خیال میں یہ چاہتے ہیں کہ ہم کلاس فور کی بات کریں۔

جناب سپیکر: ٹھیک شو جی، ٹھیک شو۔

وزیر صحت: جناب سپیکر! یہ میاں نثار گل صاحب نے جو بات کی ہے ڈاکٹرز کی پوسٹنگ کے حوالے سے ہے جو آج ہم نے یہ بل پاس کرایا ہے، یہ جو اتنے عرصے سے محنت ہو رہی ہے کہ ڈاکٹرز، ہر جگہ سے یہ شکایت آتی ہے کہ فلاں جگہ پہ ڈاکٹر نہیں ہے، فلاں جگہ پہ ڈاکٹر نہیں ہے، یہ ساری Exercise ہم نے صرف اس کیلئے کی ہے، اب تھوڑا سا ہمیں ٹائم چاہیئے کہ یہ جو اس وقت ہم نے تقریباً پانچ سو Requisition دی ہوئی ہے ڈاکٹرز کی، پبلک سروس کمیشن سے ہم این او سی لے رہے ہیں تاکہ ہم ڈاکٹرز کو ڈسٹرکٹ وائز اپوائنٹ کریں تاکہ وہ وہاں پہ جا کے لوگوں کو Serve کر سکیں۔ یہ ڈاکٹرز کا جو مسئلہ ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس طرح کریں، اس مسئلے پہ میاں صاحب کا جو ہے، یہ۔۔۔۔

وزیر صحت: ضرور مجھے کوئی وہ نہیں ہے، میں ان سے۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، اس پر چیمبر میں آپ دونوں آئیں گے، ادھر بیٹھ جائیں گے اور جو اور مسئلے ہیں، اس پر بشیر بلور صاحب بھی یہ ہفتہ دس دن میں کوئی ٹائم نکالیں، میں بھی ساتھ بیٹھ جاؤنگا اور یہ ایک Week time سے زیادہ نہ ہو، ہفتہ دس دن میں ہم بیٹھ کے یہ مسئلہ حل کریں گے۔

''In exercise of the powers conferred by Clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, Barrister Masood Kausar, Governor of Khyber Pakhtunkhwa, do hereby order that the Provincial Assembly shall on completion of its business fixed for the day stand prorogued on Monday, the 2nd May, 2011 till such date as may hereafter be fixed.''

(اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت تک کیلئے ملتوی ہو گیا)